Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 37

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

5 ذوالقعدہ 1434 ہجری قمری 12 تبوک 1392 ہش 12 ستمبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره۔

2012-2013 میں احمدیہ مسلم جماعت عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

❁ الحمدللہ احمدیہ مسلم جماعت کا 204 ممالک میں نفوذ ہو گیا ہے ❁ دوران سال 2 نئے ممالک میں احمدیت کا پودا لگا ❁ 71 زبانوں میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔

❁ 540782 افراد کی دوران سال جماعت احمدیہ میں شمولیت۔ ❁ ایم ٹی اے انٹرنیشنل، احمدیہ ریڈیو سٹیشنز اور دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرامز کے ذریعہ وسیع پیمانے پر تبلیغ اور اس کے شیریں ثمرات۔

❁ احمدیہ ویب سائٹ، انڈیا ڈیسک، رشین ڈیسک، چینی ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، فرنچ ڈیسک، جاپانی ڈیسک اور عربک ڈیسک کی مساعی کا مختصر تذکرہ

❁ ایم ٹی اے 3 العربیہ اور الحوار المباشر کے ذریعہ قبول احمدیت کے روح پرور واقعات۔ ❁ تحریک وقف نو میں شامل ہونے والوں کی تعداد 50693 ہو گئی ہے۔

❁ پریس اینڈ پبلیکیشن ڈیسک اور مخزن تصاویر کے شعبہ جات کی مساعی کا تذکرہ۔

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بر موقعہ جلسہ سالانہ برطانیہ بتاریخ 30 اگست 2013ء بمقام حدیقۃ المہدی آلٹن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں سال رواں میں جماعت احمدیہ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے افضال الٰہیہ اور برکات سماویہ کا ذکر فرمایا۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ الحمدللہ 204 ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ دوران سال 2 نئے ممالک میں احمدیت کا پودا لگا ہے۔ یہ دو ممالک کوسٹاریکہ CostaRica اور مونٹینی گرو Monten.gro ہیں۔

امسال 565 نئی جماعتوں کا قیام ہوا ہے اور 1052 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئی جماعتوں کے قیام میں گھانا سرفہرست ہے۔ جس میں 68 جماعتیں نئی قائم ہوئی ہیں۔ اس کے بعد علی الترتیب سیرالیون 56۔ سینگال 47۔ آئیوری کوسٹ 41 اور انڈیا میں 29 نئے مقامات پر احمدیت کا پودا لگا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں نئے شامل ہونے والے احباب کے متفرق ایمان افروز واقعات پیش کرتے ہوئے امسال مشن ہاوسز اور تبلیغی مراکز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمدللہ امسال 121 مشن ہاوسز و تبلیغی مراکز کا قیام عمل میں آیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے 108 ممالک میں کل 2563 مشن ہاوسز اور تبلیغی مراکز ہیں۔ مشن ہاوسز کے قیام میں انڈیا سرفہرست ہے۔ جہاں امسال 25 نئے مشن ہاوس اور تبلیغی مراکز کا قیام عمل میں آیا ہے۔

دوران سال موصولہ رپورٹوں کے مطابق 68 ممالک میں 18000 سے زائد وقار عمل کیے گئے۔ جن کے ذریعہ 35 لاکھ سے زائد US ڈالر کی بچت ہوئی۔ جماعت احمدیہ کی قرآنی خدمات کے حوالے سے سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ سال تک جماعت کی طرف سے دنیا کی 70 زبانوں میں قرآن مجید کے مکمل تراجم شائع ہو چکے تھے۔ امسال ایک نئی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کرنے کی جماعت کو توفیق ملی۔ اس طرح اب 71 زبانوں میں جماعت کی طرف سے مکمل قرآن مجید کے تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ جبکہ کئی اور زبانوں میں قرآن مجید کے مختلف پارے شائع شدہ ہیں اور ہو رہے ہیں۔

امسال شائع ہونے والی نئی کتب کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ امسال سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف ستارہ قیصریہ بزبان انگریزی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے امن کے موضوع پر مختلف لیکچر بزبان عربی، چینی، جرمن، مالٹی شائع ہو چکے ہیں۔ کتاب لائف آف محمد جو دیباچہ تفسیر القرآن کا حصہ ہے۔ وسیع پیمانے پر مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوا۔ اسی طرح اسلام میں اختلافات کا آغاز، اسماعیل پانی پتی صاحب کی کتاب ہمارا آقا بزبان انگریزی، تحریک جدید ایک الٰہی تحریک جسمیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطاب پر مشتمل ایک حصہ، ریسرچ سیل کی جانب سے فلسفہ القرآن نیز مصالح العرب جلد اوّل دوم شائع ہوئیں۔

اسی طرح عربی زبان میں تذکرہ، براہین احمدیہ مکمل ایک غلطی کا ازالہ، ضرورت الامام، کشتی نوح، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد کتب کا ترجمہ ہوا۔ سواحیلی زبان میں اسلامی اصول کی فلاسفی اور ایک غلطی کا ازالہ کا ترجمہ شائع ہوا۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب الوصیت کا گزشتہ سال تک دنیا کی 27 زبانوں میں ترجمہ ہو چکا تھا۔ امسال تین نئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ دوران سال 213 نئی کتب فولڈرز دنیا کی 48 زبانوں میں شائع ہوئیں۔ رسالہ موازنہ مذاہب ریسرچ سیل کی جانب سے شائع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ اب قادیان سے بھی شائع ہوگا۔ ان کتب کو پڑھ کر غیروں نے بہت اچھا جماعت کا تاثر لیا ہے۔ ایک صاحب لکھتے ہیں۔ اس زمانہ میں اس طرح کی نادر کتب لوگوں میں تقسیم کرنا بہت بڑی خدمت ہے۔ جو کچھ جماعت احمدیہ کر رہی ہے اگر یہی ان لوگوں کا عقیدہ ہے تو بہت جلد یہ دنیا کو فتح کر لیں گے۔

وکالت تبشیر کی 64 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 625 کتب و پمفلٹ شائع ہوئے ہیں۔ دوران سال نمائش کے ذریعہ 474000 افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ جب کہ بک سٹال کے ذریعہ 24 لاکھ سے زائد لوگوں تک پیغام پہنچا۔ امسال 1088 اخبارات نے جماعت پر مشتمل خبریں اور آرٹیکل شائع کیے۔ شعبہ پریس کی جانب سے 86 پریس ریلیز جاری کی گئی۔ 40 اخبارات کے نام خطوط لکھے

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

گئے۔ ٹیلی ویژن کے ذریعہ 70 ملین لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔ امسال لیف لیٹ اور پمفلٹ کی تقسیم میں امریکہ سرفہرست ہے۔

تقسیم لیف لیٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی تائید حاصل ہوئی۔ غیر بھی اب اس کام میں بعض جگہ جماعت کی مدد کررہے ہیں۔

گزشتہ سال سیرت النبی ﷺ کے تحت دنیا کے مختلف ممالک میں آنحضرت ﷺ کی سیرت پر جلسے منعقد کیے گئے۔ ڈینمارک، سویڈن جہاں آنحضرت ﷺ کی تحقیر میں خاکے تیار کیے گئے تھے، وہاں بھی ان جلسوں کا بہت مثبت اثر ہوا۔

شعبہ پرنٹنگ پریس کے تحت رقیم پریس لندن کو 4 لاکھ 14 ہزار کتب ورسائل کی طباعت کی توفیق ملی۔ اور الفضل انٹرنیشنل بھی شائع ہوتا ہے۔ افریقن ممالک میں بھی 8 لاکھ 65 ہزار کے قریب لٹریچر شائع ہوا ہے۔

فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں بھی وسعت ہوئی ہے۔ دو کلر مشینیں بھجوائی گئی ہیں۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے انتظامی ڈھانچے میں تبدیلی ہوئی ہے۔ امسال ایم ٹی اے ویب سائٹ کا اجراء کیا گیا ہے۔ ایم ٹی اے ویڈیو آن ڈیمانڈ سروس کا آغاز کیا گیا ہے۔ انٹرنیٹ پر نئے پروگراموں میں مزید وسعت دی گئی ہے۔ مارشل آئر لینڈ ساؤتھ پیسفک کے لوکل کیبل پر ایم ٹی اے دکھایا جارہا ہے۔ گھانا کے نیشنل ٹی وی سے ایک معاہدہ ہوا ہے کہ وہ روزانہ ہمارا پروگرام دکھائیں گے۔ ابھی یو کے جلسہ کیلئے ڈیڑھ گھنٹے کا وقت دیا ہے۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی جگہ بیعتیں ہورہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی میں چار نئے ریڈیو اسٹیشن کا قیام ہوا ہے۔ اسی طرح بورکینا فاسو۔ سیرالیون میں جماعت کے ریڈیو اسٹیشنز سے تلاوت قرآن مجید، ترجمہ قرآن، یسرنا القرآن خطبات جمعہ، سیرت آنحضرت ﷺ وغیرہ پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اکثر جگہ جہاں احمدیہ ریڈیو سنا جاتا ہے وہاں جماعت احمدیہ کے تعارف کی ضرورت نہیں پڑتی۔ چونکہ لوگ اس بارے میں پہلے سے خود جانتے ہیں۔

الحمدللہ احمدیہ ویب سائٹ الاسلام اچھا کام کررہی ہے۔ امریکہ کینیڈا، ہندوستان میں ان کے والنٹیر کام کررہے ہیں۔ کئی نئی کتب اپ ڈیٹ کی گئی ہیں۔ خصوصاً خطبات محمود ۲۵ جلدیں۔ انوار العلوم ۱۹ جلدیں آن لائن موجود ہیں۔ ریڈیو سٹیشن اور ایم ٹی اے کے ذریعہ ایک اندازے کے مطابق 18 کروڑ 26 لاکھ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا ہے۔

تحریک وقف نو میں 2801 واقفین کا امسال اضافہ ہوا ہے۔ اب تک کل تعداد 50693 واقفین کی ہوچکی ہے۔ لڑکیوں کی تعداد 19336 اور لڑکوں کی تعداد 31357 ہے۔ پاکستان میں واقفین کی مجموعی تعداد 28210 اور بیرون پاکستان 22483 ہے۔

سیدنا حضور انور نے مختلف ڈیسکوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا انڈیا ڈیسک کے تحت اچھا کام ہورہا ہے۔ قادیان میں نئی تعمیرات ہورہی ہیں اور شعبہ تاریخ احمدیت کا قیام ہوچکا ہے۔ اسی طرح بنگلہ ڈیسک سے لائیو پروگرام اور کئی کتب کا ترجمہ ہوا ہے۔ نیز چینی، فرنچ اور عربی ڈیسک کے تحت کام ہورہا ہے۔ ایم ٹی اے 3 العربیہ۔ الحوار المباشر کے پروگرام بہت پسند کئے جارہے ہیں۔ اور بہت سے لوگوں کے تاثرات موصول ہو رہے ہیں۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز 14000 سے زائد شائع ہورہا ہے۔ یہ رسالہ اب کینیڈا اور افریقن ممالک سے بھی چھپ رہا ہے۔ انٹرنیشنل آرکیٹیکٹ آف احمدیہ ایسوسی ایشن نے ایک ماڈل گاؤں بنایا ہے جہاں بجلی پانی سولر انرجی کا انتظام کیا ہے۔ مجلس نصرت جہاں اسکیم کے تحت 12 ممالک میں 41 ہسپتال کلینکس میں 44 مرکزی اور 11 مقامی ڈاکٹر کام کررہے ہیں۔ 12 ممالک میں 681 سینئر سیکنڈری اسکول کام کررہے ہیں۔ دوران سال آنکھوں کے فری میڈیکل عطیات خون، چیریٹی واک ہومینٹی فرسٹ کے تحت کئی ممالک میں کام کیا گیا۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا نومبائعین سے رابطہ ایک اہم کام تھا جس میں سرفہرست گھانا ہے۔ یہاں 7190 افراد سے رابطہ کیا گیا۔ امسال اللہ کے فضل سے 116 ممالک کی 309 قوموں میں سے 540782 (پانچ لاکھ چالیس ہزار سات سو بیاسی) افراد احمدیت میں شامل ہوئے۔ اس میں مالی سرفہرست ہے۔ انڈیا میں اللہ کے فضل سے 3322 بیعتیں ہوئیں۔ نومبائعین کے قبول احمدیت کے واقعات کے ذکر میں حضور انور نے مختلف ایمان افروز واقعات کا ذکر فرمایا۔

نیز بعض جگہ ہونے والی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ مخالفت بھی ہوگی اور جماعت کی ترقی بھی ساتھ ساتھ چلے گی۔ اور یہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ اللہ

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’دوسروں پر عیب نہ لگاؤ کیونکہ بعض اوقات انسان دوسرے سے عیب لگا کر خود اس میں گرفتار ہوجاتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۵۷۳)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری۔ صدر وضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

عہدِ بیعت کا خلاصہ کیا ہے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ یکم اکتوبر ۲۰۱۲ میں بیان فرماتے ہیں۔

’’عہدِ بیعت کا خلاصہ کیا ہے؟ شرک سے اجتناب کرنا، جھوٹ سے بچنا، لڑائی جھگڑوں اور ظلم سے بچنا، خیانت سے بچنا، فساد اور بغاوت سے بچنا، نفسانی جوش کو دبانا، پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کرنا، تہجد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینا، استغفار دعاؤں اور درود کی طرف توجہ دینا، تسبیح وتحمید کرنا، تنگی اور آسائش ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے وفا کرنا، قرآنِ شریف کے احکامات پر عمل کرنا، تکبر نخوت سے پرہیز کرنا، عاجزی اور خوش خلقی کا اظہار کرنا، ہمدردی خلق کا جذبہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے اندر پیدا کرنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر ڈالنا۔ یہ ہے خلاصہ شرائطِ بیعت کا۔ پس اگر غور کریں تو یہ باتیں ایک انسان میں تقویٰ میں ترقی کا باعث بنتی ہیں۔ اور یہ کم از کم معیار ہے جس کی ایک احمدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توقع فرمائی ہے۔

(بحوالہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22 اکتوبر 2010ء)

ضروری اعلان بسلسلہ Live خطبہ جمعہ
حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح لندن سے ٹھیک شام ساڑھے پانچ بجے 5:30 براہ راست نشر ہوتا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ جو وقت کے مناسب حال بھرپور روحانی غذا ہوتا ہے اور اخلاقی وروحانی صحت کیلئے بیحد ضروری ہے۔ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کیلئے بھی ایک بیش قیمت روحانی غذا ہے۔

یہ خطبہ جمعہ براہ راست ہندوستانی وقت کے مطابق 5:30 بجے نشر ہوتا ہے اور پھر جمعہ کے روز ہی رات 9.30 بجے کے بعد پھر رات کو ہی 2.30 بجے کے بعد اور ہفتہ کے روز صبح 7:45 نشر ہوتا ہے نیز اتوار کے روز رات 9:30 نشر ہوتا ہے۔ جن بھائی بہنوں کو لائیو خطبہ جمعہ کے ٹیلی کاسٹ ہوتے وقت کوئی مجبوری ہو وہ اگرچہ اس کو دوسرے اوقات میں بھی سن سکتے ہیں۔ لیکن لائیو خطبہ جمعہ کی برکات اپنی جگہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب خطبہ کے لئے تشریف لاتے ہیں تو حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ دیتے ہیں اور پھر خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل بھی السلام علیکم کی دعا دیتے ہیں جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ان تمام احمدی بھائیوں کیلئے برکتوں اور رحمتوں سے بھرپور تحفہ ہوتا ہے۔ جو ہوا کی لہر کی طرح ہر اس انسان پر خدا کی رحمتیں نازل کرتا ہے جو اس وقت گھر میں مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سن رہا ہوتا ہے۔ دوسرے گھر میں یا مسجد میں لائیو خطبہ جمعہ کا اہتمام جبکہ سب بھائی اکٹھے ہوکر اپنے امام کا خطبہ ہمہ تن گوش ہوکر سن رہے ہوتے ہیں اور ان نصیحتوں کے مطابق خود کو تیار کررہے ہوتے ہیں ایک عجیب جماعتی کیفیت رکھتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پوری قوم کی قوم علیٰ حسب مراتب روحانی زندگی حاصل کررہی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ ○ (انفال ۲۵) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں کا جواب دیا کرو جب وہ تم کو روحانی طور پر زندہ کرنے کیلئے بلائیں۔

لہٰذا تمام ضلعی اُمرا کرام رمقامی امرار صدران جماعت صاحبان و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور تمام مبلغین و معلمین کرام سے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ درخواست ہے کہ دل وجان سے کوشش کریں کہ کوئی بھی احمدی مرد یا عورت اس روحانی مائدہ سے محروم نہ رہے بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم کوشش کریں کہ اپنے ایم ٹی اے سینٹر پر اور گھروں میں غیر احمدی بھائیوں کو بھی دعوت دیں تا کہ وہ اس روحانی غذا سے فیضیاب ہوکر امام وقت کے دامن عاطفت میں پناہ لینے والے بن جائیں۔

اسی طرح یہ بھی کوشش کریں کہ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے لائیو دیگر پروگرام نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس عرفان درس القرآن کے علاوہ اُردو پروگرام راہ ہدیٰ انگلش پروگرام Faith Matter خاص طور پر سنے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایم ٹی اے کے روحانی مائدہ سے فیضیاب ہونے اور دوسروں کو فیضیاب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ ہمیں رمضان کے ایک اور مہینے سے گزرنے کا موقع عطا فرما رہا ہے۔

اس مہینے میں ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے ہوئے روزے اور رمضان کی روح کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے۔ حلال اور جائز چیزوں کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چھوڑنے کا جو تجربہ حاصل ہوگا اُسے اپنے اندر عمومی، اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی، اپنے غریب بھائیوں کی مدد کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی، اُسے مستقل زندگی کا حصہ بنانے کی طرف توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے۔ پس روزوں میں، رمضان کے مہینے میں عبادات اور قربانی کا جو خاص ماحول پیدا ہوتا ہے اُسے مستقل اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہم متقیوں کے گروہ میں شامل ہونے والوں کی طرف بڑھنے والے ہوں۔ اس رمضان میں ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(روزہ کی اہمیت، اس کی غرض وغایت اور فوائد وبرکات کا قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے تذکرہ اور افراد جماعت کو اہم نصائح)

مکرم عرفانہ شکور صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر میاں عبدالشکور صاحب اور عزیزہ ملیحہ انجم بنت مکرم نصیر احمد انجم صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم مولانا عبدالکریم شرما صاحب (مرحوم) کی نماز جنازہ غائب اور مرحومین کا ذکر خیر۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12 جولائی 2013ء بمطابق 12 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 2 اگست 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرۃ: 184)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے اُسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کل سے یہاں رمضان شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ وہ ہمیں رمضان کے ایک اور مہینے سے گزرنے کا موقع عطا فرما رہا ہے۔ یہ آیت جو تلاوت کی گئی ہے اس میں خدا تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے روزوں کی اہمیت اور فرضیت کی طرف توجہ دلائی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ تم سے پہلے جو انبیاء کی جماعتیں گزری ہیں اُن پر بھی روزے فرض تھے، اس لئے کہ روزہ ایمان میں ترقی کے لئے ضروری ہے، روزہ روحانیت میں ترقی کے لئے ضروری ہے۔

آج بھی ہم دیکھتے ہیں کہ چاہے اس وقت مختلف مذاہب میں روزہ اُس اصل حالت میں ہے جیسا کہ انبیاء کے وقت میں تھا یا زمانے کے ساتھ روزے کی حالت اور کیفیت بدل گئی ہے لیکن بہر حال کسی نہ کسی رنگ میں، کسی نہ کسی حالت میں روزے کا تصوّر ہر جگہ قائم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے روزوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کا ذکر بھی ملتا ہے۔ ہندوؤں میں بھی روزوں کا تصور ہے، چاہے وہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے پرہیز ہو اور اُس کا روزہ ہو۔ عیسائیوں میں بھی روزے کا تصور ہے۔ بعض فرقے عیسائیوں کے ایسا بھی روزہ رکھتے ہیں کہ گوشت نہیں کھانا، سبزی وغیرہ جتنی چاہے کھالیں۔

گزشتہ دنوں مجھے ایسے ہی ایک روزہ دار کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ ہمارے ایک عیسائی دوست ہیں اُن کا نام لینے کا تو سوال نہیں لیکن ملک کا نام بھی لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال یہ دوست ایک دعوت میں میرے قریب بیٹھے ہوئے تھے تو مَیں نے دیکھا کہ کھانے کی پلیٹ اُن کے سامنے نہیں آئی، کیونکہ کھانا پلیٹوں میں سَرو (serve) ہو رہا تھا، ڈال کے دیا جا رہا تھا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ نہیں کھائیں گے؟ کہنے لگے میرا روزہ ہے۔ تو خیر میں اُن کے روزے کے احترام میں خاموش ہو گیا۔ حیرت بھی ہوئی کہ دنیا دار ہیں، سیاسی آدمی ہیں، پھر بھی دین پر عمل ہے۔ تھوڑی دیر بعد مَیں نے دیکھا تو سبزی وغیرہ اُن کے سامنے پڑی ہوئی تھی، چاول بھی تھے۔ تو میں نے کہا کہ آپ کے روزے میں سبزی چاول وغیرہ تو آپ کھا سکتے ہیں؟ کہنے لگے ہاں، کھانے لگا ہوں۔ خیر انہوں نے کھانا شروع کر دیا۔ اُس کے بعد ہمارے سامنے ڈشوں میں چکن وغیرہ بھی آنے لگا۔ ہم نے ڈال کر کھانا شروع کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب اُن کی پلیٹ پر نظر پڑی تو وہاں اُن میں گوشت بھی پڑا ہوا تھا۔ تو اُن سے پوچھا کہ روزے میں یہ مرغی کا گوشت کھانے کی آپ کو اجازت ہے؟ بے تکلفی تھی تو میں نے پوچھ لیا۔ ہنس کے کہنے لگے کہ سَرو (serve) کرنے والے بار بار آ رہے تھے اور مرغی کے سالن کا ڈش میرے پاس لا رہے تھے تو میرا دین یہ بھی کہتا ہے کہ اگر میزبان تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو۔ اس لئے مَیں کھا رہا ہوں۔

تو یہ اُن پرانے دینوں پر عمل کرنے والوں کی روزے کی حالت ہے۔ سب کھا رہے تھے، گوشت تھا، مزیدار تھا، جب ارد گرد لوگوں کو کھاتے دیکھا تو سَرو (serve) کرنے والے جو شاید دو مختلف آدمی تھے، ایک کو اظہار کیا ہوگا، لیکن اگلے سے لے لیا۔ اخلاقاً لے بھی لیا اور پھر کھانا بھی شروع کر دیا۔ تو اخلاق دینی حکم پر غالب آ گئے۔ اس لئے کہ دینی احکام بتانے والی کتب میں واضح نہیں ہے، لیکن قرآنِ کریم کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا، اب تک اپنی اصلی حالت میں ہے اور مومنین کو حکم ہے کہ صرف انبیاء کے روزوں کا ذکر نہیں کیا گیا، صرف بزرگوں کے روزوں کی باتیں نہیں ہیں، بلکہ مومنین کو فرمایا کہ اگر تم مومن ہو تو روزہ تم پر فرض ہے۔ ایک مہینے کے لئے فرض ہے۔ ہر قسم کے کھانے پینے سے صبح سے شام تک پرہیز ضروری ہے۔ اور اس سے مومنین نے حاصل کیا کرنا ہے؟ فرمایا تمہیں تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ تمہیں تقویٰ میں ترقی کرنی ہے۔ تم نے روزے سے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول کرنا ہے۔ بیشک بائبل میں بھی حواریوں کو خدا کی رضا کے لئے روزے رکھنے کا حکم ہے، نہ کہ دکھاوے کے لئے۔ پھر یہ بھی ہے کہ روزے سے روحانیت بڑھتی ہے تو اُس روحانیت کے بڑھنے سے بیماریوں کے علاج ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں کفّارہ کے نظریہ نے روزے کی روح جو تقویٰ کا حصول ہے، اُسے ختم کر دیا ہے۔ پس جب تقویٰ کا حصول ہی نہیں تو روزے کے فیض کی اہمیت ہی ختم ہو گئی۔ اور جب فیض ہی نہیں تو پھر روزے کا صرف نام رہ گیا۔ یہ نام کا روزہ ہے۔ پھر کچی اور اُبلی ہوئی سبزیوں سے پکے ہوئے گوشت کی طرف بھی ہاتھ بڑھ جاتے ہیں۔

پس یہ اسلام کی خوبصورتی ہے، یہ قرآنِ کریم کی خوبصورتی ہے کہ نہ صرف تعلیم بتائی، ایک حکم دیا بلکہ

اُس کا مقصد بتایا اور اُس کے بدلے میں انعامات کی خبر بھی دی اور پھر اسلام کی تعلیم کو زندہ رکھنے کے لئے، عملی نمونے قائم کرنے کے لئے مجددین اور اولیاء کا سلسلہ جاری رکھا اور پھر اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور فرما کر مسلمانوں اور غیر مسلموں سب کے لئے اس تعلیم کی روح کو اُس کی اصلی حالت میں زندہ کرنے کے سامان مہیا فرما دیئے جنہوں نے قرآنی تعلیم کی روشنی میں تقویٰ پر چلنے کی بار بار تلقین فرمائی ہے، روزے کی روح کو سمجھنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’تیسری بات جو اسلام کا رُکن ہے، وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں...... روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے، بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اُسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے، دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے، اُنہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 102۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس ارشاد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا کہ جس قدر انسان کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے، تو اس سے خیال پیدا ہو سکتا تھا کہ شاید بھوکا پیاسا رہنا ہی تزکیۂ نفس ہے اس لئے آگے واضح فرما دیا کہ صرف بھوکا پیاسا رہنا تزکیۂ نفس نہیں، نہ اس سے روزے کا مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ یہ تو قرآنی ارشاد کے خلاف ہے کیونکہ مقصد تو تقویٰ کا حصول ہے۔ پس فرمایا کہ اگر روزہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رکھا ہے تو پھر جتنا بھی روزے کا وقت ہے یہ بھی ذکرِ الٰہی میں گزارو۔ ایک دوسری جگہ آپ نے فرمایا کہ بھوکے پیاسے رہنے سے تو بعض جوگیوں میں بھی ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے کہ اُن کو بھی کشف ہو جاتے ہیں لیکن یہ ایک مسلمان کی زندگی کا مقصد نہیں ہے۔ ایک مومن کی زندگی کا مقصد تبتّل اور انقطاع ہے اور یہ عبادت سے، ذکرِ الٰہی سے پیدا ہوتا ہے اور نمازیں اس کا بہترین ذریعہ ہیں جو روح پر اثر ڈالتی ہیں، جو خدا تعالیٰ کے قرب کا باعث بنتی ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 697-696۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اصل روزہ وہ ہے جس میں خوراک کی کمی کے ساتھ ایک وقت تک جائز چیزوں سے بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے رُکے رہنا ہے۔ یہ تقویٰ ہے اور ان چیزوں سے رُکے رہ کر صرف دنیاوی کاموں اور کاروباروں میں ہی وقت نہیں گزارنا بلکہ نمازوں اور ذکرِ الٰہی کی طرف پوری توجہ دینی ہے۔ نمازیں اگر پہلے جمع کرتے تھے یا بعض دفعہ قضا ہو جاتی تھیں تو اِن دنوں میں اس طرف خاص توجہ کہ ذکرِ الٰہی اور عبادت ہر دوسری چیز پر مقدم ہو جائے۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ ہو۔ اور ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جو کہتے ہیں تو یہ صرف منہ سے ہی نہ ہو بلکہ آپ نے اس طرف ہماری توجہ دلائی کہ جب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہو تو ہمیشہ یہ بات مدّنظر رکھو کہ حمد صرف ربّ جلیل سے مخصوص ہے۔ یہ ذہن میں ہو کہ ہر قسم کی حمد خدا تعالیٰ کی ذات کے لئے ہے اور اُس کی طرف ہی حمد لوٹتی ہے۔ ہم اُس خدا کی حمد کرتے ہیں جو گمراہوں کو ہدایت دینے والا ہے۔ پس اگر ہم سارا سال خدا کی طرف اُس طرح نہیں جھکے جو اُس کا حق ہے تو اس مہینہ میں ہمیں یہ ہدایت دے تاکہ اس ہدایت کے ذریعہ ہم آئندہ گمراہی سے بھی بچیں اور حمد کے فیض سے فیضیاب ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے بھی ہوں۔

آپ علیہ السلام نے اس طرف بھی رہنمائی فرمائی کہ حمد کرتے وقت یہ سامنے ہو کہ ہر عزت خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ پس اس رمضان میں ہمیں یہ دعا بھی کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وہ نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اُس کا قرب دلانے والی ہوں۔ اور دنیا کی عزت اور تفاخر کی طرف ہم جھکنے والے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے یہ بھی خیال رہنا چاہئے کہ ہمیشہ ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہوگا، کسی دنیاوی سہارے پر نہیں ہوگا۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی طرف رمضان میں توجہ رکھو۔ صرف سبحان اللہ کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ جہاں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان ہو وہاں یہ دعا ہو اور درد سے دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی ہر قسم کی دنیاوی آلائشوں سے بھی پاک کر دے۔ اور یہ رمضان ہمارے اندر حقیقی تقویٰ پیدا کرنے والا بن جائے۔

پھر فرمایا تہلیل کرو۔ اپنی دعائیں اس یقین کے ساتھ کرو کہ عبادت کے لائق ذات صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اگر ہمیں کوئی کسی قسم کے نقصان سے بچا سکتا ہے تو وہ صرف خدا تعالیٰ ہے۔ جب ہمیں کسی سہارے کی ضرورت ہو تو خدا تعالیٰ کا سہارا ہم نے لینا ہے اور انسان کو ہر وقت خدا تعالیٰ کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے اس معبودِ حقیقی کی طرف ہر وقت جھکا رہنے کی کوشش ہو۔ رمضان میں روزوں کے ساتھ یہ دعا کرے کہ خدا تعالیٰ تُو ہمیشہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھنا۔ اے اللہ! روزوں کے ساتھ جو تبدیلیاں تُو نے روزوں سے فیض پانے والوں کے لئے مقدر کی ہوئی ہیں اُن سے ہمیں بھی حصہ دے اور ایسا یہ حصہ ہو جو تا زندگی ہمیں فیضیاب کرتا رہے۔

آپ نے فرمایا کہ تمہاری یہ حمد، تسبیح اور تہلیل ایسی ہے جو تبتّل کی حالت پیدا کر دے۔ اور تبتّل الی اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر قسم کی دنیاوی خواہشات سے علیحدہ کر لینا۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل وفا کا تعلق پیدا کر لینا۔

پھر فرمایا کہ انقطاع حاصل ہو۔ یعنی تمام دنیاوی لہو ولعب سے اپنے آپ کو علیحدہ کر لو اور خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ کرو۔ جب یہ ہوگا تو وہ مقصد حاصل ہوگا جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ روزے دار تقویٰ حاصل کرنے والا ہوگا۔

پس یہ رمضان جو دو دن سے شروع ہوا ہے اور انتیس تیس دن تک چلنا ہے، تبھی ہمیں فائدہ دے سکتا ہے جب ہم اس مقصد کو اپنے سامنے رکھنے والے ہوں گے اور یہ مقصد اتنا بڑا ہے کہ اس کے لئے بہت محنت کی ضرورت ہے۔ اپنے روزے کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے اور اپنی دوسری عبادتوں کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ ان سب کی مشترکہ ادائیگی کا نام ہی تقویٰ ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ جیسا کہ میں نے دوست کا واقعہ بیان کیا ہے، پہلوں نے دین پر عمل چھوڑ دیا، خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی پابندیوں کو جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے تھیں چھوڑ کر ظاہری دنیاوی اخلاق کو اہمیت دی۔ جو روزے جس حالت میں اُن پر فرض کئے گئے تھے یا روزوں کی فرضیت اور روزے رکھنے کا طریق جس حالت میں اُن تک پہنچا تھا اُس کی روح کو بھی چھوڑ دیا۔ تو روزہ جو ایک عبادت ہے اور جس کا مقصد تقویٰ میں ترقی اور خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے وہ بھی ختم ہو گیا۔ اگر ہم باریکی کی نظر سے دیکھیں تو یہ بھی ایک قسم کا شرک ہے کہ بظاہر دنیاوی اخلاق کے نام پر میزبان کی خاطر خدا تعالیٰ کے حکم کو توڑ دیا جائے، ٹال دیا جائے۔ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر جس کو بھی اہمیت دیں اُس سے آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ کی ذات پیچھے چلی جاتی ہے اور شرک غالب آ جاتا ہے۔

پس فرمایا کہ روزے تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں اُن پر بھی فرض تھے، تمہارے لئے خاص نہیں ہیں۔ لیکن دینی لحاظ سے پہلی قوموں کی حالت بگڑتی رہی کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی روح کو بھول گئے اور اُن سے صرف دکھاوا ہی رہ گیا۔ مسلمانوں کو اس مثال میں ایک سبق یہ بھی دیا گیا ہے کہ وہ مسلمان جو روزے کی روح کو سمجھنے اور تبتّل اِلی اللہ کی طرف بڑھنے، روزوں میں حمد و ذکر کی طرف توجہ دینے، اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے کی بجائے صرف اپنے روزے رکھنے پر ہی فخر کرتے ہیں، اُن کے روزے ویسے ہی روزے رہ جائیں گے جیسے پہلوں کے تھے۔ اگر تقویٰ مدّنظر نہیں تو تمہارا ابھی وہی حال ہوگا جو پہلے دینوں کے ماننے والوں کا ہوا تھا۔ بعض نام نہاد بزرگ فرض روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی رکھتے ہیں تو اُس کا بھی اظہار کر دیتے ہیں حالانکہ نفل عموماً چھپی ہوئی عبادت ہے۔ ایسے لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ذکر فرمایا ہے کہ مہمان آ جائے تو کھانا منگوا کر کہیں گے کہ آپ کھائیں مجھے کچھ عذر ہے۔ یا کھانے کے وقت کسی کے ہاں پہنچ جائیں گے جب میزبان خاطر مدارت کرنے لگے تو کہتے ہیں کہ نہیں نہیں، میں کچھ کھا پی نہیں سکتا، کچھ مجبوری ہے۔ یعنی چھپے ہوئے الفاظ میں اپنے روزے کا بتانا مقصود ہوتا ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 419-418۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایسے روزے دار بھی رمضان میں ہیں جو روزے کی لمبائی کا، مثلاً آجکل گرمیوں کی وجہ سے ضرورت سے زیادہ لمبے، کافی لمبے روزے ہیں تو اس کا اظہار کریں گے۔ ضرورت سے زیادہ روزوں کی لمبائی نہیں بلکہ ضرورت سے زیادہ اُن کا اظہار ہوتا ہے۔ پھر اپنی بزرگی جتانے کے لئے اپنی سحری افطاری کی تفصیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وزد جام عشق کیلئے رابطہ کریں

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بھی بتانے لگ جاتے ہیں کہ تھوڑا کھاتا ہوں، بہت معمولی سحری کھا کے روزہ رکھتا ہوں، بہت معمولی سی افطاری کرتا ہوں۔ بیشک بعض دفعہ ایسا اظہار بے اختیار ہو جاتا ہے اور اُس میں کوئی بناوٹ نہیں ہوتی، لیکن بہت سے ایسے بھی ہیں جو خاص طور پر اظہار کرتے ہیں تا کہ اُن کے روزے کی اہمیت اور کم کھانے کا دوسروں پر رُعب پڑے۔ بلکہ غیروں میں ہمارے نام نہاد علماء میں سے بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں جو دین کے غم میں اپنی کم خوراکی کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے ہی ایک نام نہاد عالم کا ایک غیر از جماعت دوست نے واقعہ سنایا کہ عالم بڑے اچھے مقرر تھے اور جماعت کے خلاف تو اور بھی زیادہ دھوآں دار تقریریں کیا کرتے تھے۔ تو یہ اُس غیر احمدی کے پاس جا کر ٹھہرے، وہ غیر از جماعت اُن کا بڑا معتقد اور مرید تھا، بڑی خاطر تواضع انہوں نے کی، ناشتے کے وقت بھی مرغ روسٹ رکھے، اور کہتے ہیں کہ یہ جو بہت بڑے مقرر و عالم تھے، یہ اُس وقت بھی تین مرغ روسٹ کھا گئے۔ تو یہ علماء بہر حال کھانے کے شوقین تو ہوتے ہیں۔ خیر اس کے بعد جلسہ تھا۔ جلسہ میں تقریر کرنی تھی، وہاں گئے تو مجمع میں رعب ڈالنے کے لئے شروع ہی اس طرح کیا کہ اس دین کے خادم (سیّد تھے) اور نواسۂ رسول کے منہ میں اُمّت کے غم میں صبح سے ایک کھیل بھی نہیں گئی، یا ایک دانہ بھی نہیں گیا۔ وہ غیر از جماعت کہتے تھے کہ میں سامنے بیٹھا ہوا اور میرے سامنے کہ جس کے گھر سے تین سالم مرغے ہڑپ کر کے آئے ہیں، یہ کہہ رہے ہیں۔ ویسے اُس عالم نے بھی ٹھیک کہا تھا کہ چاول کا دانہ تو انہوں نے کھایا نہیں تھا، تین مرغے کھائے تھے۔

بہر حال ایسے مسلمان ہیں جن کے دین کے درد اور عبادتیں بھی اور روزے بھی جو ایک عبادت ہے، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نہیں ہوتے بلکہ دکھاوے کے لئے ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری ہر عبادت کا مقصد تقویٰ ہونا چاہئے۔ اگر تمہاری عبادتیں صرف ظاہری اظہار ہیں تو نہ پہلوں کو دکھاوے کے روزوں سے اجر ملا، نہ اب ملے گا۔ ہاں اگر روزوں کے اظہار سے مقصد دنیا والوں کو مرعوب کرنا تھا تو پھر وہ تمہاری نیکی سے مرعوب ہو گئے اور یہ تمہارا اجر ہے جو تمہیں مل گیا۔ اللہ کے ہاں تو اس کا کوئی اجر نہیں ہوگا۔ اب اگر اللہ کے ہاں کسی نیکی کا اجر چاہتے ہو، روزوں کا اجر چاہتے ہو تو یہ تقویٰ کے بغیر نہیں ہو سکتا اور تقویٰ کے بارے میں صرف خدا تعالیٰ فیصلہ فرما سکتا ہے کہ کون تقویٰ پر چلنے والا ہے اور کون نہیں۔

پس جب ایک مومن اس نہج پر سوچے گا اور اپنا رمضان گزارنے کی کوشش کرے گا تو یہ روزے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں گے، اس کا ذریعہ بنیں گے۔ یہ روزے تزکیہ نفس کرنے والے بنیں گے۔ یہ روزے آئندہ نیکیوں کے جاری رہنے کا ذریعہ ہوں گے۔ ایسا شخص اُن لوگوں میں شامل ہوگا جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے ایمان کی حالت اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اُس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب صوم رمضان احتسابا من الایمان حدیث نمبر 38)

اور پھر خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے تو میں ایسے روزہ دار کی جزا بن جاتا ہوں۔

(صحیح البخاری کتاب التوحید باب ذکر النبی ﷺ و روایتہ حدیث نمبر 7538)

یعنی روزہ دار کی جزا، ایسے روزہ دار کی جزا جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے روزہ رکھے، اُس کا اجر صرف خدا تعالیٰ کو ہی پتہ ہے کہ کیا دینا ہے۔ یعنی بے شمار۔ پھر اللہ تعالیٰ تو ایسا دیالو ہے جب دیتا ہے تو بیشمار دیتا ہے۔

پس یہ وہ روزے ہیں جو ہم میں سے ہر ایک کو رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے، نہ کہ وہ روزے جن کا مقصد رمضان کی ایک رَو، رمضان میں جو ایک چلی ہوتی ہے جو تمام لوگ روزے رکھ رہے ہوتے ہیں، سحری کے لئے اُٹھ رہے ہوتے ہیں۔ اس رَو میں بہتے ہوئے روزے رکھے جائیں۔ صرف صبح سے شام تک بھوکا رہنا روزے کا مقصد نہ ہو بلکہ تقویٰ کی تلاش ہو۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہو۔ وہ روزہ ہو جو ڈھال بن جائے۔ وہ روزہ ہو جو ہر شر سے بچانے والا اور ہر خیر کے راستے کھولنے والا ہو۔ وہ روزہ ہو جو صرف دن کا فاقہ نہ ہو بلکہ ذکرِ الٰہی کے ساتھ راتوں کو نوافل سے سجا ہوا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی راتوں کے نوافل کو بڑی اہمیت دی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اُس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب تطوع قیام رمضان من الایمان حدیث نمبر 37)

پھر روزہ صرف دینی شرور سے بچنے کیلئے اور خیر کے راستے کھولنے والا نہیں ہے بلکہ دنیاوی شر سے بچانے والا اور خیر کے راستے کھولنے والا بھی ہے۔ مثلاً ایک خیر جس کو اب ڈاکٹر بھی تسلیم کرتے ہیں، سائنسدانوں کے ایک طبقہ نے بھی ماننا شروع کر دیا ہے کہ سال میں ایک مہینے کا جو کھانے پینے کا کنٹرول ہے وہ انسانی صحت کے لئے مفید ہے۔ تو یہ خیر ہے، ایک بھلائی ہے جو اس روزے سے انسانی جسم کو حاصل ہوتی ہے۔

پس نیت اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو جسمانی فائدہ بھی خود بخود پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے فوائد ہیں۔

پھر روزہ جو تقویٰ کے حصول کے لئے رکھا جائے، وہ رمضان جس میں سے تقویٰ کے حصول کے لئے گزرا جائے، معاشرے کی خوبصورتی کا باعث بھی بنتا ہے۔ ایک دوسرے کیلئے قربانی کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے غریب بھائیوں کی ضروریات کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور یہ ہونی ضروری ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ ہمارے سامنے ہے اور اُس سے ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ آپ رمضان کے مہینے میں صدقہ وخیرات تیز آندھی کی طرح فرمایا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب نمبر 5 حدیث نمبر 6)

پس ایک مومن کا بھی فرض ہے کہ اس سنت پر عمل کرے۔ یقیناً یہ معاشرے میں بے چینیوں کو دور کرنے کا باعث بنتا ہے۔ ایک مومن کے دل میں دوسرے مومن کے لئے، اپنے کمزور اور ضرورتمند بھائی کے لئے نرمی کے اور پیار کے جذبات پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔ ایک غریب مومن کے دل میں اپنے مالی لحاظ سے بہتر بھائی کے لئے جو روزے کا حق ادا کرتے ہوئے اُس کا بھی حق ادا کر رہا ہے، شکر گزاری اور پیار کے جذبات پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

پھر روزہ جو تقویٰ کے حصول کے لئے ہو، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو اُس میں مشقت کی عادت بھی پیدا ہوتی ہے۔ سحری اور افطاری میں کم خوری اس لئے نہیں ہوتی کہ دوسروں پر اظہار ہو، بلکہ اس لئے ہوتی ہے کہ جسمانی روٹی کم کر کے تزکیہ نفس کی طرف زیادہ توجہ ہو۔

پس وہ لوگ جو اس وہم میں ہیں کہ ہم کم کھا کے کمزور نہ ہو جائیں، سحری اور افطاری میں ضرورت سے زیادہ پُرخوری کرتے ہیں، اُن کے لئے بھی سبق ہے کہ اپنی خوراک کو کنٹرول کرو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر ضروری مواقع پر جہاں فتنہ وفساد کا خطرہ ہو، رنجشوں کے بڑھنے کا خطرہ ہو، روزے دار کو یہ نصیحت فرمائی ہے کہ تم ''اِنِّیْ صَائِمٌ'' کہ میں روزہ دار ہوں، کہا کرو۔ اس میں تقویٰ کے راستوں کی طرف نشاندہی فرمائی ہے کہ روزے کا حق ادا کرنے کے لئے تقویٰ کے حصول کے لئے اپنے جذبات پر کنٹرول بھی ضروری ہے۔ تم نے اپنے آپ کو جھگڑوں سے بھی بچانا ہے کہ روزے کا مقصد پورا ہو۔ تم نے اپنے آپ کو غیبت سے بھی بچانا ہے کہ روزے کا مقصد پورا ہو۔ تم نے اپنے آپ کو جھوٹ اور غلط بیانی سے بھی بچانا ہے کہ روزے کا مقصد پورا ہو۔

پس روزے دار کے لئے زبان کے غلط استعمال سے رُکنا بھی ضروری ہے۔ ایک مہینہ کی زبان کو قابو میں رکھنے اور غلط استعمال سے روکنے کی یہ عادت جو تقویٰ کے حصول کے لئے ضروری ہے، پھر آئندہ زندگی میں بھی بہت سے گناہوں اور غلطیوں سے بچانے کا باعث بنتی ہے۔ ایک مہینہ کی عادت سے مستقل مزاجی سے ایک مہینہ تک برائیوں سے پرہیز کرنے کی عادت پڑتی ہے۔ تقویٰ پر مستقل پر چلنے کی مستقل عادت پڑ جاتی ہے۔ تقویٰ کی تلاش کی عادت پڑ جاتی ہے اور یہ عادت ہی اصل میں روزہ اور رمضان کا مقصد ہے۔ ورنہ صرف سال میں ایک مہینہ نیکیوں کے عمل اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی کوشش اور گیارہ مہینے اپنی مرضی، دنیا کا اثر، برائیوں میں ملوث ہونا تو کوئی مقصد پورا نہیں کرتا۔

پس اس مہینے میں ہر ایک کو اپنے جائزے لیتے ہوئے روزے اور رمضان کی روح کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے۔ حلال اور جائز چیزوں کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے چھوڑنے کا جو تجربہ حاصل ہوگا اُسے اپنے اندر عمومی، اخلاقی تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی ضرورت ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی، اپنے غریب بھائیوں کی مدد کی طرف جو توجہ پیدا ہوگی، اُسے مستقل زندگی کا حصہ بنانے کی طرف توجہ اور کوشش کی ضرورت ہے۔ پس روزوں میں، رمضان کے مہینے میں عبادات اور قربانی کا جو خاص ماحول پیدا ہوتا ہے اُسے مستقل اپنانے کی ضرورت ہے تا کہ ہم متقیوں کے گروہ میں شامل ہونے والوں کی طرف بڑھنے والے ہوں۔

اس رمضان میں ہمیں اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ رمضان میں خدا تعالیٰ جنت کے دروزے کھول دیتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیتا ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان...... حدیث نمبر 1899)

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اس مہینہ میں عبادتوں، تزکیہ نفس اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ذریعہ جنت کے ان دروازوں میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ یا جنت کے ان دروازوں سے جنت میں داخل ہونے کی کوشش کریں جو پھر ہمیشہ کھلیں رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرتے ہوئے جھکیں اور اُن خوش قسمتوں میں شامل ہو جائیں جن کی توبہ قبول کر کے اللہ تعالیٰ کو اُس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جتنی ایک ماں کو اپنا گمشدہ بچہ ملنے سے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اُس پیار کو حاصل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کو اس رمضان میں وہ خوشی پہنچانے والے ہوں جو گمشدہ بچہ کے ماں کو مل جانے سے زیادہ ہے۔ لیکن جیسا کہ اس کا پہلے بار بار ذکر ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ خوشی پہنچانے کے لئے ہمیں تقویٰ پر چلتے ہوئے ان عبادتوں جن میں فرائض بھی ہیں اور نوافل بھی، ان کے معیاروں کو بلند کرنا ہوگا۔ اپنے روزوں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے یہ سب کچھ اس رمضان میں ہمیں حاصل کرنے اور ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازِ جمعہ کے بعد میں کچھ جنازے بھی پڑھاؤں گا جس میں حاضر اور غائب دونوں ہیں۔

جنازہ حاضر جو ہے یہ عرفانہ شکور صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر میاں عبدالشکور صاحب کا ہے جو 9/جولائی 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ مکرم شیخ ذکاء اللہ صاحب کی بیٹی تھیں جنہوں نے حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مرحومہ کی شادی جماعت کی معروف اور بہت مخلص فیملی میں ہوئی۔ حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے میاں کے نانا اور حضرت مولوی محمد دین صاحب سابق صدر، صدر انجمن احمدیہ اور حضرت مولوی رحمت علی صاحب۔ (یہ مولوی محمد دین صاحب بھی صحابی تھے۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحب بھی صحابی تھے اور مبلغ انڈونیشیا رہے ہیں۔) آپ کے سسرالی تھے۔ شوہر کے خالو تھے۔ مرحومہ بہت نیک، صالح اور نماز روزے کی پابند اور اپنے حلقے میں بہت ہردلعزیز خاتون تھیں۔ اپنی فیملی اور بچوں کو ہمیشہ جماعت کے ساتھ وفاداری اور پختہ تعلق قائم رکھنے کی نصیحت کیا کرتی تھیں۔ موصیہ تھیں اور پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر عمر احمد صاحب کو 28/مئی 2010ء کے سانحہ لاہور میں دار الذکر میں شہادت کا اعزاز بھی نصیب ہوا۔

دوسرا جنازہ حاضر جو ہے ایک بچی کا ہے۔ عزیزہ ملیحہ انجم بنت مکرم نصیر احمد انجم صاحب والتھم سٹو (Walthamstow) 9/جولائی 2013ء کو لمبی علالت کے بعد پانچ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیزہ واقفہ نو تھی۔

اور جنازہ غائب جو ہے وہ مکرم مولانا عبدالکریم شرما صاحب کا ہے۔ کچھ چند ہفتے پہلے ان کی وفات ہوئی تھی، تدفین ہو چکی ہے۔ آپ 26/مئی 1918ء میں قادیان میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد حضرت شیخ عبدالرحیم شرما صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی تھے اور ہندوؤں سے مسلمان ہوئے تھے، ان کا پہلا نام کشن لال تھا۔ 1904ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام میں داخل ہوئے۔ ان کی والدہ حضرت عائشہ بیگم صاحبہ تھیں جو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پروردہ تھیں اور آپ کی والدہ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچوں کو دودھ پلایا اس لئے اُن کی رضاعی والدہ بھی تھیں۔ والد کے بعد آپ کی دادی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ وہ بھی ہندو تھیں۔ مولوی عبدالکریم شرما صاحب کے نانا حضرت کرم داد خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی تھے۔ اسی طرح ان کی نانی محترمہ سلطان بی بی صاحبہ بھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی رضاعی والدہ تھیں۔ ان کے دو بھتیجے جو شیخ عبدالرشید شرما صاحب کے بیٹے تھے، شیخ مظفر اور شیخ مبارک، ان کو پاکستان شکار پور میں شہادت کا اعزاز بھی ملا۔

شرما صاحب نے بنیادی تعلیم قادیان سے حاصل کی۔ مولوی فاضل اور میٹرک کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اس دوران آپ کو دفتر الفضل میں خدمت کی توفیق ملی۔ 1939ء کی خلافت جوبلی میں حضرت مصلح موعود نے عبدالکریم شرما صاحب کو اُن نوجوانوں میں منتخب کیا جنہیں لوائے احمدیت کی پاسبانی کا شرف حاصل ہوا۔ 26/سال کی عمر میں آپ نے زندگی وقف کی تھی۔ شروع میں کچھ سال تین چار سال برٹش آرمی میں انہوں نے سروس کی۔ پھر دوسری جنگِ عظیم کے فوراً بعد حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر آپ فوراً قادیان آ گئے اور افریقہ کے لئے تیاری شروع کی۔ جنوری 1948ء کو آپ پانچ مبلغین کے قافلہ میں ایسٹ افریقہ کے لئے روانہ ہوئے اور مجموعی طور پر 29 سال وہاں خدمت دین میں مشغول رہے۔ 1961ء میں جب ایسٹ افریقہ تین ممالک میں منقسم ہوا تو آپ یوگنڈا کے امیر اور مشنری انچارج مقرر ہوئے۔ اسی طرح آپ کو دو بار امیر و مشنری انچارج کینیا کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 1978ء سے آپ یوکے میں ہی تھے۔ اس دوران دس سال آپ کو نیشنل مجلس عاملہ میں بطور سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق ملی۔ صد سالہ جوبلی کے موقع پر برطانیہ کی جوبلی پلاننگ کمیٹی کے ممبر رہے۔ مجلسِ انتخابِ خلافت کے بھی ممبر تھے۔

اپنی ایک خودنوشت میں یہ ایسا واقعہ لکھتے ہیں جو ان کے والد کے اخلاص اور ان کی طرف سے والد کے جذبات کا احترام بھی اس میں پایا جاتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں مدرسہ احمدیہ کی چوتھی یا پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا کہ بعض وجوہ کی بنا پر میرا دل مدرسہ سے اُچاٹ ہو گیا۔ مَیں چاہتا تھا کہ مدرسہ چھوڑ کر ہائی سکول میں تعلیم حاصل کروں۔ اُنہی دنوں میرے دو کلاس فیلو جو حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری صاحب کے فرزند تھے، مدرسہ احمدیہ کو چھوڑ کر ہائی سکول چلے گئے۔ اس وجہ سے میں بھی پُرشوق ہو گیا۔ میں نے ایک دو مرتبہ اس خواہش کا اظہار حضرت والد صاحب سے کیا لیکن انہوں نے توجہ نہ دی۔ ایک دن ہم صبح صحن میں چولہے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے اُن سے بہت اصرار کیا اور کہا۔ ''آپ نے دوسرے بھائیوں کو تو ہائی سکول میں داخل کروایا ہے اور مجھے کیوں مدرسہ احمدیہ میں پڑھاتے ہیں؟'' والد صاحب نے فرمایا دیکھو! میں ہندوؤں سے مسلمان ہوا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ اُس نے اسلام کی نعمت سے مجھے نوازا۔ لیکن میں افسوس کرتا ہوں کہ میں اسلام کی کوئی خدمت نہ کر سکا۔ میرے دل میں خواہش ہے کہ میرا بیٹا خدمت کرے۔ اس نیت سے میں نے تمہیں مدرسہ احمدیہ میں داخل کروایا تھا کہ دینی علوم حاصل کر کے اس قابل ہو جاؤ کہ خدمتِ اسلام کر سکو لیکن تم کہتے ہو کہ مدرسہ احمدیہ میں نہیں پڑھنا چاہتا۔ یہ کہہ کر وہ دلگیر ہو کر کھڑے ہو گئے اور کمرے میں جا کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ کہتے ہیں کہ جس جذبے سے ان کے والد صاحب نے بات کی اور جو کیفیت اُس وقت اُن کی ہوئی، اُس کا میرے دل پر خاص اثر ہوا۔ رات کو نیند نہیں آئی۔ والد صاحب کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ صبح میں نے عہد کیا کہ والد صاحب کی خواہش کے مطابق مدرسہ احمدیہ میں تعلیم جاری رکھوں گا اور زندگی بھی وقف کروں گا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے جب وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی تو میں نے حضور کی خدمت میں ایک خط لکھ کر درخواست کی کہ حضور ازراہِ کرم میرا وقف منظور فرمائیں۔ تو اس طرح انہوں نے اپنے والد کی خواہش بھی پوری کی۔ دین کی خدمت کا جذبہ بھی پیدا ہوا۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ مبلغین کے بارے میں فرمایا تھا کہ ہمارے مبلغین (اُن میں سے ایک نام ان کا بھی تھا۔ مسجد میں مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے) جو یہاں اس وقت ربوہ کی گلیوں میں پھر رہے ہیں اِن کو کوئی پوچھتا نہیں۔ کوئی سمجھتا نہیں، لیکن یہی لوگ ہیں جو جن ممالک میں مبلغ ہیں، وہاں جاتے ہیں تو وہاں کے صدران اور وزراء بھی ان کو ملتے ہیں اور ان کو جو بڑے بڑے فنکشن ہوتے ہیں اُن میں بلایا جاتا ہے، بڑی عزت اور احترام دیا جاتا ہے۔

جب واپس آ گئے تو کینیا میں اپنے ایک احمدی دوست کو ایک خط لکھتے ہوئے یہ لکھتے ہیں کہ میں مغربی افریقہ میں قریباً انتیس سال رہا ہوں۔ میں ہمیشہ اپنے آپ کو خدمت کے نااہل اور کوتاہ پاتا تھا۔ رات دو بجے کے قریب میری آنکھ کھلتی تھی اور اپنی کمزوریوں اور نااہلیوں کو سوچ کر بے کل ہوتا تھا اور اللہ تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارتا تھا اور اگلے دن کا پروگرام بنایا کرتا تھا۔

پس سارے مبلغین کو اس نہج پر اپنی سوچوں کو لانا چاہئے۔ خدمت کا یہ جذبہ ہو، درد ہو، اللہ تعالیٰ سے دعا ہو۔ اللہ تعالیٰ سب مبلغین کو وفا کے ساتھ اپنے وقف کو پورا کرنے کی اور خدمات ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور شرما صاحب کے بھی درجات بلند فرمائے۔

پھر اسی طرح قادیان میں جب پارٹیشن کے وقت فسادات ہوئے ہیں تو ان کے والد اور بھائی وہاں تھے۔ انہوں نے اپنے بھائی کو لکھا اور والد کو لکھا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ یہاں ہیں۔ میرا بھی دل چاہتا ہے۔ حالات ایسے ہیں کہ زندگی کا پتہ کوئی نہیں کہ کون زندہ واپس آتا ہے یا نہیں لیکن دین کی خاطر شہید ہونا بھی ایک اعزاز ہے۔ کاش کہ میں وہاں ہوتا تو یہ شہادت مجھے ملتی لیکن آپ لوگ وہاں ہیں تو یہ نہ ہو کہ خوفزدہ ہو جائیں کیونکہ زندگی آنی جانی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ مرکز کی حفاظت کر سکیں۔

یہ اُن کے جذبات تھے جو انہوں نے اُس وقت لکھے۔ بہرحال بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ جب تک چلنے کے قابل تھے، باقاعدہ مجھے ملنے آتے رہے۔ جب چلنے کے قابل نہیں رہے، تو wheel chair پر آ کے ملتے تھے۔ یہ مسجد فضل میں جمعہ پڑھا کرتے تھے تو جب مَیں یہاں آنے کے لئے، کار میں بیٹھنے کے لئے باہر نکلتا تھا تو ہمیشہ wheel chair پر بیٹھے ہوتے تھے۔ جب تک یہ آ سکے، آتے رہے اور اُس وقت بڑی وفا اور پیار ان کے چہرے سے چھلک رہا ہوتا تھا۔ ملتے تھے، سلام علیک ہوتی تھی۔ اُس کے بعد بھی ان کے نواسے نے ذکر کیا کہ خلافت سے ان کا بڑا تعلق تھا اور بڑا اظہار کیا کرتے تھے۔ یہ نواسہ ان کا واقفِ زندگی ہے اور آجکل سویڈن میں مربی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی اپنے نانا کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بہرحال یہ جنازے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا جنازہ حاضر بھی ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز کے بعد میں باہر جا کے نمازِ جنازہ ادا کروں گا۔ احباب یہیں مسجد میں ہی صفیں درست کر لیں۔

☆......☆......☆

ZUBER ENGINEERING WORK

زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)

Body Building All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)
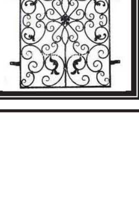

Love For All Hatred For None

SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.

Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in

DIRECTOR VALIYUDDIN K

"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس کا انعقاد۔ تبلیغ اور دعوت الی اللہ سے متعلق قرآن مجید، حدیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کرام کے ارشادات پر مشتمل مضامین۔

واقفاتِ نَو کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نہایت دلچسپ مجلس سوال و جواب۔ حضور انور ایدہ اللہ کی پُرشفقت رہنمائی اور نہایت اہم نصائح۔

(فرینکفرٹ جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

قسط: دوم

23؍جون بروز اتوار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لاکر ''بیت السبوح'' میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد

آج واقفات نو بچیوں اور واقف نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسز کا پروگرام تھا۔ ان کلاسز کا انعقاد مسجد کے مردانہ ہال سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔

گیارہ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفات نو بچیوں کی کلاس میں تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ثمینہ ادریس نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مدیحہ اقبال نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ انیلہ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ عربی زبان میں پیش کی اور حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ عمیرہ صدف احمد نے پیش کیا۔

❁ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل علیؓ بن ابی طالب)

❁ اس کے بعد عزیزہ شازیہ انیس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

''حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفرخرچ مانگتا تھا اور نہ ہی گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہوسکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کردے۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہوجائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ جائیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں''۔

❁ بعد ازاں عزیزہ عروسہ ثمر ناگی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ؎

اے خدا اے کارسازو عیب پوش و کردگار
اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد تبلیغ اور دعوت الیٰ اللہ کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات اور ہدایات کے حوالہ سے مختلف عناوین پر، مختلف مضامین پیش کئے گئے۔

سب سے پہلے عزیزہ طوبیٰ احمد نے ''تبلیغ کی اہمیت و ضرورت'' کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

تبلیغ کی اہمیت وضرورت

تبلیغ دراصل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا نام ہے۔

❁ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔'' (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 تا 307)

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تبلیغ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دعوت الی اللہ فریضہ ہے اور ایسی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتا ہے۔ اگر دعوت نہ دی تو تُو نے رسالت کو ہی ضائع کردیا۔ آپ کی امت بھی جواب دہ ہے اور ہم میں سے ہر ایک جواب دِہ ہے۔''

''اگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بننا ہے تو پھر دعوت الی اللہ ہر ایک پر ضرور فرض ہے کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی ساتھی شمار ہوں گے جو خدا کی راہ میں کھیتی اُگائیں گے اور پھر اُس کی پرورش خود کریں گے یہاں تک کہ وہ کھیتی توانا ہوجائے۔ لہٰذا ہر احمدی جو کسی بھی جگہ دعوت الیٰ اللہ کا کام کرتا ہے اس کا کلامُ اللہ میں ذکر موجود ہے اس لئے اگر خدا کی بیان کردہ تعریف کی رو سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بنتے ہیں تو آپ کو لازماً خدا کی راہ میں کھیتی اگانی ہوگی۔ نئے نئے روحانی وجود پیدا کرنے ہوں گے۔ یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ جو بھی اخلاص سے کرتا ہے اس کو اس کا اجر ضرور ملتا ہے۔'' (نومبر 1987ء)

نیز فرمایا: ''ایک داعی الیٰ اللہ اگر خالصۃً اللہ تعالیٰ کی محبت میں کام شروع کرتا ہے اس پر توکل کرکے کام شروع کرتا ہے تو بسا اوقات خدا اس کی ایسی ایسی حیرت انگیز راہنمائی فرماتا ہے کہ اسے پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کس طرح یہ دلیل اس کے ذہن میں آئی اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اسے عظیم الشان غلبہ عطا کیا۔'' (28؍اگست 1987ء)

آپ مزید فرماتے ہیں: ''تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو، کوئی بھی تمہارا کام ہو، دنیا کے کسی خطہ میں بس رہے ہو، کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو۔ تمہارا اوّلین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ و سلم کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔

(خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء)

دعوت الیٰ اللہ اور ہماری ذمہ داریاں

❁ بعد ازاں عزیزہ نبیلہ نصرت نے ''دعوت الیٰ اللہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''پس یہ باتیں ہیں، یعنی دعوت الیٰ اللہ یا تبلیغ، اپنے اعمال کی طرف نگاہ رکھنا، نیک اعمال بجالانا، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل فرمانبرداری کرنا، اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق ان حقوق کی ادائیگی کرنا۔ کیونکہ تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکتی جب تک اپنے اعمال پر نظر رکھتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق نہ ڈھالا جائے۔'' (خطبہ جمعہ امریکہ 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا جو مقصد ہے، یہ بھی ایک جہاد ہے۔ اس کی طرف بھی ہم نے توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہوسکتے، اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے تو اس کے فضل کو حاصل کرنے والے ہم بنیں گے۔ اور اس جہاد میں حصہ لینے والے ہوں گے جو نفس کا بھی جہاد ہے اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا بھی جہاد ہے۔''

(خطبہ جمعہ سپین 2013ء)

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں: ''اسلام پر ہر سمت سے حملے کئے جارہے ہیں اور اسلام کی مخالفت میں بہت کچھ کہا اور لکھا جارہا ہے۔ اس صورت میں آپ کو اسلام کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہونا چاہئے......اس مغربی معاشرہ میں جس میں آپ رہتے ہیں اپنے آپ کو روشنی کی وہ شمع بنالیں جس میں دنیاوی حرص اور دنیاوی کھیل تماشوں کا کوئی عنصر موجود نہ ہو بلکہ حقیقت میں اپنے آپ کو روحانی نور سے منور مشعلِ راہ بنالیں''۔

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ نور آپ سب کی زندگیوں میں پیدا ہوجائے اور اگر آپ کو اس میں کامیابی حاصل ہوجائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ میری اور آنے والے خلفاء کی فکروں کو دور کرنے والے بن جائیں گے۔''

(خطاب بر موقع اجتماع یو کے 2011ء)

داعی الی اللہ کی خوبیاں

اس کے بعد تیسرا مضمون ''داعی الیٰ اللہ کی خوبیاں'' کے عنوان سے عزیزہ منصورہ حنا نے پیش کیا۔

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے داعی الیٰ اللہ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''پس جس نے بھی داعی الیٰ اللہ بننا ہے اس کے لئے تو یہ لازم ہوجائے گا کہ پہلے خود وہ ربّ کو پائے۔ اس سے ذاتی تعلق قائم کرے......خدا کو پانے کے بعد خدا کی طرف جو بلاتا ہے اس سے آواز میں ایک اور ہی شان پیدا ہوجاتی ہے۔ غرض خدا کی طرف بلانے والی آواز اَور ہوتی ہے اور خدا کو پالینے کے بعد جو بلانے والی آواز ہوتی ہے وہ اَور ہوتی ہے......پس اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کو پائے بغیر اس کی طرف کسی کو نہیں بلانا چاہئے ورنہ تمہاری آواز جھوٹی اور کھوکھلی ہوجائے گی۔ اس میں طاقت نہیں رہے گی۔'' (خطبہ جمعہ 11 مارچ 1983ء)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے داعی الیٰ اللہ کی ایک اور صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''دعوت میں حُسنِ خُلق کو بہت ہی دخل ہے اور جتنی آپ کے دل میں نرمی ہوگی، بنی نوع انسان کی ہمدردی ہوگی، سچائی سے پیار ہوگا، تقویٰ ہوگا، دل میں خدا کا خوف ہوگا اور اس کے علاوہ حُسن خلق بھی ہوگا اتنی ہی زیادہ آپ کی دعوت مؤثر اور نتیجہ خیز ہوگی۔'' (خطبہ جمعہ 19 جولائی 1985ء)

تبلیغ اور حکمت

❁ بعد ازاں چوتھا مضمون عزیزہ مناہل خان نے ''تبلیغ اور حکمت'' کے عنوان پر پیش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے جو حکمت کا لفظ تبلیغ کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کے بہت سے معنی ہیں، مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے راستوں کی طرف نشاندہی کر دی کس طرح کن لوگوں سے تم نے واسطہ رکھنا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ دین کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآن کریم پڑھنے، اس کی تفاسیر کو پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے اپنی دلیلوں کو مضبوط کرو، پھر بعض باتیں جن کی مزید وضاحت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں فرمائی ہوئی ہے، ان کے ذریعہ سے دلیلوں کو مضبوط کرو۔ اسلام کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بعض اعتراضات کئے جاتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی مضبوط دلیلیں قائم کرو اور مزید حاصل کرنے کی کوشش کرو۔...... پس حکمت سے تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور یہ صرف تبلیغ میں ہی مدد نہیں دے گا بلکہ ہر احمدی کی تربیت میں بھی ایک کردار ادا کر رہا ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ سپین 15 اپریل 2013ء)

حضور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفات نو کو تبلیغ کرنے کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ایک چیز تبلیغ ہے۔ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ بڑا اچھا کام کر رہی ہیں تبلیغ کر کے لیکن اگر وہ تبلیغ لڑکیوں تک ہو رہی ہے تو اچھی چیز ہے۔ وہی تبلیغ جب لڑکوں کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے تو وہ بعض دفعہ پھر برائی بن جاتی ہے۔ کیونکہ اس تبلیغ سے پھر اور مزید رابطے پیدا ہوتے ہیں اور پھر بعض دفعہ اپنے گھر والوں کی اپنے خاندان والوں کی بدنامی کا باعث ہو جاتی ہیں۔ لڑکیاں واقفِ نو بچی جو ہے اس کا ایک علیحدہ مقام ہے، بڑا مقام ہے دوسری بچیوں سے ...... عورتیں عورتوں کو دعوت الی اللہ کریں۔ پمفلٹ تقسیم کریں۔ ایم ٹی اے دکھائیں۔

(واقفات نو کلاس جرمنی 20 اگست 2008ء)

تبلیغ کے لئے تعلیم کی اہمیت

اس کے بعد "تبلیغ کے لئے تعلیم کی اہمیت" کے عنوان پر عزیزہ ماریہ سوسن اور عزیزہ نوشابہ باجوہ نے مل کر ایک مضمون پیش کیا۔

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: "آج آپ طلباء اگر یہ ارادہ کر لیں کہ سائنس کے میدان میں اتنا آگے بڑھنا ہے کہ آئندہ اس ملک کو سائنسدانوں کی جو ضرورت ہے وہ آپ نے پوری کرنی ہے تو یہ اسلام کے نام کو روشن کرنے والا ایسا کام ہوگا جس سے یہ قومیں مجبور ہوں گی پھر یہ اسلام کے خلاف کوئی بات نہ کر سکیں گے۔" (سٹوڈنٹ میٹنگ جرمنی 2010ء)

ایک موقع پر واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی علم پسند فرمائے ہیں۔ ایک دین کا علم اور ایک جسم کا علم۔ اگر تم اتنی ہوشیار ہو کہ ڈاکٹر بن سکتی ہو تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ ٹیچر بن جاؤ۔ دوسروں کو علم پڑھانے والی بن جاؤ۔ لینگویجز کرو جماعت کے کام آ سکتی ہو۔ آرکیٹیکٹ بن جاؤ جماعت کے کام آ سکتی ہو اور جرنلزم اگر تم پڑھ لو تو آرٹیکل لکھو اخباروں میں، تبلیغ کے کام کر سکتی ہو۔ لیکن اخباروں میں نوکری کرنے کے لئے جرنلزم نہیں پڑھنا...... ریسرچ کی فیلڈ میں بھی احمدی آگے آئیں تا کہ دنیا کو کچھ دے سکیں۔"

(20 اگست 2008ء کلاس واقفات جرمنی)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کامیاب دعوت الی اللہ کے لئے علم کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: "جب تک کسی کھیتی کی آبیاری نہ کی جائے اس وقت تک وہ پھل نہیں دے سکتی اور پانی دینے کے دو طریق ہیں ایک دنیا میں علم کا پانی جو آپ دیتے ہیں۔ لیکن اصل پھل اس فصل کو لگتا ہے جسے آسمان کا پانی میسر آ جائے۔ اور وہ آپ کے آنسوؤں کا پانی ہے جو آسمان میں تبدیل ہوتا ہے۔ اگر محض علم کا پانی دے کر آپ کھیتی کو سینچیں گے تو ہرگز توقع نہ رکھیں کہ اسے بابرکت پھل لگے گا۔ اور لازماً دعائیں کرنی پڑیں گی۔ لازماً خدا کے حضور گریہ وزاری کرنی ہوگی اس سے مدد چاہنی ہوگی۔ اور اس کے نتیجہ میں درحقیقت یہ مومن کے آنسو ہی ہوتے ہیں جو باران رحمت بنا کرتے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء)

پس آج ہم واقفات نو پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اس مقدس فرض کی تکمیل میں گزرے جو ہمارے پیارے خدا نے ہمارے سپرد کیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہمارے پیارے خلفاء ہم سے توقع کر رہے ہیں۔

❁ بعد ازاں عزیزہ عمرانہ عارف، ثناء خان، صائمہ روڈولف، ثمین ساہی، روبینہ فاروق، روبینہ طارق، عافیہ گل، زونہ طارق، ماہم خان اور نبیلہ منور نے کورس کی صورت میں درج ذیل ترانہ پڑھا۔

اپنے رہبر سے قدم ہم کو ملانے ہوں گے
اب عبادت کے معیار بڑھانے ہوں گے
ساری دنیا کو خدا پاک کا رنگ دینا ہے
اب نئے ارض و سما ہم کو بنانے ہوں گے
جو دیا ہے مولا نے سب اس کو ہی لوٹانا ہے
خود کو بیچا ہے تو اقرار نبھانے ہوں گے
سست گامی سے تو منزل نہیں ملنے والی
کھو گیا وقت تو پھر اشک بہانے ہوں گے
معاملے سیدھے، کھرے، صاف ہی رکھنے ہوں گے
اس کی درگہ میں کہاں عذر بہانے ہوں گے

....

مجلس سوال و جواب

اس ترانہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت واقفات نو بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

❁ ...... ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ: حدیث میں آیا ہے کہ باجماعت نماز مختصر کی جائے۔ مختصر سے کیا مراد ہے؟ نیز جب امام نماز پڑھا رہا ہو تو بعض اوقات مقتدی کی آخری دعائیں رہ جاتی ہیں۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: باجماعت نماز مختصر کرنے کا جو ذکر ہے وہ امام کے لئے ہے کیونکہ مختلف قسم کے لوگ پیچھے ہوتے ہیں۔ بچے بھی ہوتے ہیں، بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بیمار بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز مختصر پڑھاؤ تا کہ لوگوں کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لیکن مختصر کا معیار مختلف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر نماز بھی ہماری لمبی نمازوں سے زیادہ ہوتی تھی اور آپ کے جو نوافل تھے، ان کے بارے میں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل کا تو پوچھو ہی نہ کہ ان کی کیا لمبائی تھی، کیا خوبصورتی تھی۔ کچھ نہ پوچھو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم سفر پر تھے۔ وہاں پرانی تاریخی عمارات دیکھ رہے تھے۔ ایک جگہ مسلمان بادشاہوں کی پرانی مسجد تھی۔ وہاں ہم نے نماز پڑھنی شروع کی۔ ظہر و عصر کی نماز پڑھنی تھی تو ہمیں نماز پڑھتے ہوئے کوئی پینتیس چالیس منٹ لگ گئے۔ لوگوں کے لئے بڑی حیرت انگیز بات تھی کہ اتنی لمبی نماز پڑھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سو مختلف موقعوں پر حالات کی مناسبت سے نمازیں لمبی اور چھوٹی ہوتی ہیں۔ فرمایا: ابھی میں امریکہ گیا ہوں تو ایک بچہ نے مجھے خط لکھا کہ آپ رکوع اتنا لمبا کرتے ہیں۔ کیا دعائیں کرتے ہیں۔ ہمیں بھی بتا دیں۔ تو مختلف حالات اور مواقع کی مناسبت سے نمازوں کی ادائیگی کم یا زیادہ وقت لیتی ہے۔ لیکن اگر مجھے کوئی بوڑھے کھانستے ہوئے محسوس ہوں یا بچہ روتا ہو تو میں فوراً نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ حدیث میں یہی آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں بھی ایسی صورت میں نماز چھوٹی کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اختصار مختلف حالات میں مختلف ہوتا ہے۔ لیکن ہماری عموماً نمازیں دس سے تیرہ چودہ منٹ کے اندر اندر ہوتی ہیں۔ یہ مختصر ہی تو ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا مختصر کی جائے۔ لیکن بعض غیر احمدی جو ہیں انہوں نے اختصار کا الٹا مطلب لے لیا ہے۔ ایک ہمارا غیر احمدی کارکن یونیورسٹی کے دفتر میں ہوتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ ہمارے مولوی صاحب بڑی اچھی تراویح پڑھاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس طرح سے؟ تو کہنے لگا کہ ایسی تیزی سے قرآن شریف پڑھتے ہیں کہ مزا آ جاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کتنی دیر میں پڑھاتے ہیں؟ جواب دیا کہ ہم آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ منٹ لگتے ہیں۔ اس بارہ منٹ میں پورا سپارہ بھی پڑھ جاتے ہیں، سجدے بھی کر دیتے ہیں، رکوع بھی کر دیتے ہیں، قیام بھی ہو جاتا ہے۔ تو ایسی مختصر کا حکم نہیں ہے۔ مختصر وہ ہو جو reasonable ہو۔ اس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بہت زیادہ بیمار ہیں، ان کے لئے تو ویسے ہی اجازت ہے کہ مسجد میں نہ آئیں اور چھوٹے بچوں کو بھی نہ لائیں۔ عورتوں کے لئے ویسے ہی فرض نہیں ہے۔ اختصار سے مراد یہی ہے کہ reasonably مختصر ہو یا لمبی ہو۔ ٹکریں مارنا مقصد نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض امام خاموش نماز تیزی سے پڑھ رہے ہوتے ہیں، سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں، بعد میں سورۃ بھی مختصر سی پڑھ لیتے ہیں۔ دوسرا آدمی جو پیچھے ہے ابھی سورۃ فاتحہ ہی پڑھ رہا ہوتا ہے۔ امام کی تیزی کی وجہ سے بعض لوگوں کی تو سورۃ فاتحہ بھی مکمل نہیں ہوتی۔ تو امام نے جو کچھ پڑھ لیا، وہی مقتدی کے لئے ہو گیا۔ اگر آپ نے دعائیں نہیں بھی کیں تو کوئی بات نہیں۔ دعائیں نماز کا کوئی فرض حصہ تو نہیں ہیں۔ آپ التحیات میں بیٹھتے ہیں اور درود شریف کے بعد جو دعائیں پڑھتے ہیں اس کے علاوہ اَور بھی بعض دعائیں ہیں، ضروری نہیں ہے کہ جو آپ کی نماز کی کتاب میں درود شریف کے بعد دعائیں لکھی ہوئی ہیں، وہی پڑھنی ہیں۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی دعائیں ہو سکتی ہیں۔ تو بعض دفعہ امام لمبی التحیات بیٹھتا ہے، بہت زیادہ دعائیں پڑھ رہا ہوتا ہے۔ آپ کو تو نہیں پتہ ہوتا۔ آپ بار بار دعائیں دہرا رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے امام کے پیچھے جو نماز ہے، چاہے آپ کچھ دہرا رہے ہیں یا نہیں دہرا رہے۔ جو امام نے پڑھ لیا وہی آپ کے لئے بھی ہو گیا اور جو امام نے دعائیں کیں وہ آپ کے لئے بھی ہو گئیں۔ کیونکہ امام کے پیچھے آپ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لطیفہ ہے کہ ہمارے ایک بزرگ ہوتے تھے، وہ بڑی تیزی سے نماز پڑھایا کرتے تھے۔ سجدہ بھی بڑی تیزی سے کر لیتے تھے۔ ذرا بڑی عمر کے ایک بزرگ ان کو کہنے لگے کہ آپ جتنا چاہیں سجدہ چھوٹا کریں اور تیزی سے نماز پڑھائیں، میں ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى پڑھ ہی لیتا ہوں۔ تو خواہ کم پڑھیں یا زیادہ پڑھیں، امام کے پیچھے آپ کی نماز ہو گئی۔

❁ ...... ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ: جرمنی میں ہم پہلی اسلامی جماعت ہیں جس کو صوبہ ہیسن میں ایک سرکاری سٹیٹس (Status) ملا ہے۔ جس کے ذریعہ ہم عیسائیوں کے چرچ کے برابر ہو گئے ہیں۔ کیا اب ہم بھی اپنے سکولز وغیرہ بنایا کریں گے اور ٹیکس وغیرہ اکٹھا کیا کریں گے؟

❁ ...... اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستان کی پارلیمنٹ نے ہمیں سرکاری غیر مسلمان بنایا تھا اور جرمنی کی حکومت نے ہمیں سرکاری مسلمان بنا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب جو بھی سٹیٹس مل گیا ہے۔ اب آپ ہر چیز کر سکتے ہیں۔ آپ کے اتنے ذرائع اور وسائل ہوں تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔ افریقہ میں بھی ہم رجسٹرڈ ہیں، وہاں بھی تو ہم نے سکول بنائے ہوئے ہیں۔ ہمارے سینکڑوں سکول ہیں اور کئی ہسپتال ہیں۔ اور دوسرے مختلف ادارے ہیں۔ کمپیوٹر کے ٹریننگ سنٹرز ہیں۔ تو یہاں بھی اگر جماعت چاہے اور بنانے کی اجازت ہے اور اگر

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

جماعت اَفورڈ (afford) کرسکتی ہے، تو کرنا چاہئے۔ ضرور کریں۔ آخر جماعت نے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھنا ہی ہے۔ یہیں تو نہیں رہنا۔ ہمارا گول (Goal) صرف یہ تو نہیں تھا کہ ہم جماعت کو وہ سٹیٹس دلوا دیں کہ مسلم آرگنائزیشن قبول کرلیا۔ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم نے تبلیغ کرنی ہے۔ اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اور اس کو لے کر آپ آگے بڑھتے جائیں گے تو پھر یہی سکول آپ کے سکول بن جائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ اپنے بھی کھولتے رہیں۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ تبلیغی سٹینڈ پر مختلف قسم کے سوال کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلام میں خواتین کا کردار کیا ہے؟ اسلام میں عورتیں تو مردوں سے اتنی دور رہتی ہیں اور مختلف فیلڈز میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر ہی نہیں سکتیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اب اس کے بعد ہر مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے کچھ ذمہ داریاں دے دیں۔ ایک کو کہا تم باہر کے کام سنبھالو اور ایک کو کہا کہ تم گھر سنبھالو اور اپنی نسل کی اچھے رنگ میں تربیت کرو۔ اپنے علم کو ان کی تربیت پر خرچ کرو تا کہ وہ اچھے شہری بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو کہیں نہیں روکا کہ تم ڈاکٹر نہ بنو اور خدمت نہ کرو۔ پرانے زمانے میں جنگوں میں بھی عورتیں نرسنگ کرتی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک دین کا علم ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدھا علم عائشہؓ سے سیکھو۔ یعنی آدھا علم عائشہؓ سے اور آدھا علم باقی تمام مرد صحابہؓ سے۔ تو یہ ایک عورت کا مقام ہے۔ عورت کو اسلام نے سب کچھ دیا۔ اسلام نے عورت کو وراثت کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو طلاق کا حق دیا۔ یہ یورپ، ویسٹ (West) والے تو ابھی سو پچاس سال کی باتیں کرتے ہیں۔ یہاں آزادی کو آئے ہوئے ابھی پچاس ساٹھ سال ہی ہوئے ہیں، لیکن یہ تعلیمات ہمیں تو بہت پہلے مل گئی ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں عورتیں کام بھی کرتی ہیں۔ اس لئے یہ پابندی کوئی نہیں کہ ہم کام نہیں کرسکتیں۔ ہماری لڑکیاں ٹیچر ہیں۔ ہماری عورتیں ڈاکٹر ہیں، نرسیں ہیں، کمپیوٹر سائنس میں ہیں، ریسرچ میں ہیں۔ اس وقت سوئٹزر لینڈ میں بگ بینگ پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ وہاں جو سائنٹسٹ ہیں ان میں ایک احمدی عورت بھی ہے۔

اس لئے احمدی ہر جگہ شامل ہوتے ہیں اور ہر جگہ کام کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جو پہلے فرائض ہیں ان کو ہم سامنے رکھیں۔ دوسری چیزیں ثانوی حیثیت کی ہیں۔ تم ان کو کہو کہ مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہے، تمہیں کیا تکلیف ہے؟

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جیلیٹین (Gelatin) بہت سی کھانے کی اشیاء میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بارہ میں جماعت کا کیا موقف ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیلیٹین مختلف ذریعوں سے بنتی ہے۔ کچھ جانوروں کی ہڈیوں سے بناتے ہیں۔ اس میں سؤر کی ہڈیاں بھی شامل کردیتے ہیں اور اس پر سؤر کا نام لکھا ہوتا ہے۔ کچھ vegetable gelatin ہیں جو Aloe Vera سے بھی بنتی ہیں اور کچھ اور پودے ہیں۔ beans سے بھی جیلیٹین بنتی ہے۔ تو یہ جیلیٹین تو حلال ہیں۔ اور جس پر سؤر بنا ہوا جیلیٹین لکھا ہو، وہ نہ کھاؤ۔ بسکٹوں میں جہاں جیلیٹین ہوتی ہے وہاں بھی لکھا ہوا ہوتا ہے، تو ایسے بسکٹ نہ کھایا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ لوگ تو بغیر پڑھے چاکلیٹ بھی کھا جاتے ہیں اور بہت سارے لوگ میرے لئے بھی تحفہ لے آتے ہیں اور جب میں اسے دیکھتا ہوں تو اس میں بڑا واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ اس میں شیمپین ملی ہے۔ اس میں فلاں شراب ملی ہے۔ اس میں فلاں چیز ہے۔ اور آپ منہ میں ڈالتے ہیں اور نرم کر کے نگل گئے۔ اسکے بعد پتہ ہی نہیں چلتا کہ نشہ چڑھا کہ نہیں چڑھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب انہوں نے لکھنا شروع کر دیا ہے۔ الکحل فری چاکلیٹ بھی ملتا ہے۔ ڈبوں کے پیچھے لکھا ہوتا ہے۔ تو وہ جیلیٹینز جو حلال اشیاء سے بنی ہو، آپ کھا سکتی ہیں۔ وہ آپ کھا لیا کریں۔ باقی احتیاط تو بہر حال کرنی چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہ سوال اٹھا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو بسکٹ یورپ سے آتے ہیں، ان میں سؤر کی چربی ڈالی ہوتی ہے۔ اسلئے تم لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ نہیں کھانے چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ سؤر کی چربی پہ بسم اللہ پڑھو اور کھا جاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب عقل ہمارے ہاں اتنی ہے کہ عقل کے بغیر نقل مارتے ہیں۔ وہاں یوکے میں ان کا احمدیہ بلیٹن نام کا رسالہ چھپتا ہے۔ اس میں کھانے پکانے کے طریقے بھی لکھے ہوتے ہیں۔ اس میں جس کسی نے کیک بنانے کا طریقہ نقل کیا، اس کو پتہ ہی نہیں کہ کیک کس طرح بناتے ہیں۔ کبھی تجربہ بھی نہیں کیا ہوگا۔ بس کسی عورت یا مرد نے اپنا نام دینا تھا کہ میرا رسالہ میں نام آجائے۔ اس نے ساری recipe لکھ دی اور اس میں لکھا تھا کہ Lard بھی اس میں ڈالنا ہے۔ اب Lard سؤر کی چربی ہوتی ہے۔ اب وہاں سے کسی نے یہ recipe لے کر جماعت کے رسالہ میں دے دی کہ کیک بنانا ہے، اس میں Lard ڈال دیں۔ اب اس سے لوگ سمجھیں گے کہ اب Lard حلال ہو گیا ہے کیونکہ جماعت کے رسالہ میں آگیا ہے۔ اتفاق سے میری نظر پڑ گئی تو میں نے ان کو کہا کہ یہ آپ نے کیا دیا ہے۔ تو بعد میں انہوں نے تردید کی اور لکھا کہ یہ ہم سے غلط ہو گیا تھا۔ اس لئے احتیاط کرنی چاہئے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ روز کے روز صدقہ نکال کر جب کافی سارا جمع ہو جائے تو اس کو کدھر استعمال کرنا چاہئے؟ میں زیادہ دیر اسے گھر میں رکھنا نہیں چاہتی۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت اچھی عادت ہے، روز صدقہ نکالتی ہو۔ صدقہ نکال کر جمع کرلیا کریں۔ اگر کوئی ایسا نہ ملے جس کو دے سکیں تو پھر مہینہ کے آخر پر کسی جگہ دے دیں۔ جماعت کے صدقات میں دے دیں۔ کسی چیریٹی میں دے دیں۔ جس کا پتہ ہو کہ صحیح طرح استعمال ہو رہا ہے۔ The Save Children چیریٹی ہے یا اور بہت سی چیریٹیز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مریم فنڈ میں فنڈ کے طور پر دیں۔ صدقہ کر کے نہ دیں۔ صدقہ غریب کو دیں اور آپ مختلف جگہوں پر دے سکتی ہیں۔ روز کا روز نکالتی ہیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ نکالنا چاہئے۔ میں خود روز نکالتا ہوں، پھر اکٹھا کر کے کسی کو دے دیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مریضوں کی امداد میں بھی دے سکتی ہو۔ افریقہ میں ہمارے بہت سارے غریبوں کے فنڈ ہیں، ان میں صدقہ دے سکتی ہو۔ ہیومینٹی فرسٹ میں دے سکتی ہو۔ ان کو جمع کروا دو، ان کو ضرورت پڑتی ہے۔ جرمنی والے ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بینن میں دار الیتامیٰ چلا رہے ہیں اور پھر کچھ ہسپتال کھول رہے ہیں تو وہاں مدد ہو جائے گی۔ بلکہ وہاں صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔ اس طرح یتیم خانہ کے لئے یا ہسپتال کے لئے وہ ایسا صدقہ ہے کہ تمہاری رقم تو وہاں ایک دفعہ دی گئی ہے لیکن کیونکہ وہ ایسا کام ہے جو مستقل جاری ہے اور اس سے مخلوق کی خدمت ہو رہی ہے۔ تو اس کو صدقہ جاریہ کہتے ہیں۔ وہاں تمہارا نام آجاتا ہے۔ ظاہری نہ بھی آئے تو اللہ تعالیٰ کی فہرست میں ضرور آجاتا ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے خطبہ اور خطبہ ثانیہ کے درمیان وقفہ کے لئے بیٹھتے کیوں ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ سنّت ہے۔ سنت پر عمل کرتے ہیں۔ خطبہ ثانیہ مسنون خطبہ کہلاتا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیا کرتے تھے۔ خطبہ کے پہلے حصہ میں لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو باتیں کہنی ہوتی تھیں وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک وقفہ کے لئے بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ پڑھا کرتے تھے۔ اس خطبہ ثانیہ کی اللہ تعالیٰ کے کلام پر بنیاد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنّت تھی۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ ٹونکوں کے بارہ میں جماعت کا کیا عقیدہ ہے کہ فلاں عمل کریں تو آپ کا فلاں مسئلہ حل ہو جائے گا اور مشکل دور ہو جائے گی۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ فضولیات ہیں، لغویات ہیں۔ میں تو اس کو نہیں مانتا۔ باقی ٹونکے اور بھی چیز ہیں۔ بعض روایتیں چلی آتی ہیں۔ بعض چھوٹے چھوٹے نسخے ہوتے ہیں جو گھروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس سے بعض چیزیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ٹونکہ بعض گھروں والے دیتے ہیں، بعض بچوں پر کامیاب بھی ہوتا ہے، میں بھی دے دیتا ہوں کہ چنے کی دال جو ہے، اگر کسی کا قد چھوٹا ہے تو پہلے دن ایک دانہ بھگو کے کھاؤ۔ پھر اگلے دن دو، پھر چار پھر آٹھ، پھر سولہ، اور جب چائے کی چمچی کے برابر لیول ہو جائے تو اس کو چالیس دن تک کھاؤ تو قد بڑھ جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے اس سے قد بڑھے ہیں۔ اس قسم کے ٹونکے ٹھیک ہیں۔ بعض کی اولاد نہیں ہوتی تو کالی مرچ کا نسخہ استعمال کرتے ہیں۔ نسخہ بھی ہے اور ٹونکہ بھی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ جس گھر میں دو بہنوں کی شادی ہوئی تو اس کو بلالو، فلاں کو بلالو، تو یہ ہو جائے گا، ان میں کوئی خدائی تاثیرات پیدا ہو جائیں گی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔

❁......ایک واقفہ نو نے اپنے اڑھائی سال کے بیٹے کے بارہ میں رہنمائی کی درخواست کی کہ بیٹا بہت Hyper ہے اور بات نہیں مانتا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چاکلیٹ کھاتا ہے تو hyper ہو جاتا ہے۔ اگر hyper ہے تو کیا ہو گیا؟ active ہو گا۔ آجکل تو یہ مشکل پڑ گئی ہے کہ بچہ ذرا سا active ہو جائے تو لوگ ماں کو کہتے ہیں hyper ہو گیا۔ hyper ہو گیا تو کیا ہو گیا۔ اچھا intelligent ہوتا ہے۔ بڑا ہو کر intelligent نکلے گا، انشاء اللہ۔

اس پر واقفہ نو نے کہا کہ بات نہیں مانتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کونسا مانا کرتی تھیں۔ اپنے ماں باپ سے پوچھا ہے کہ آپ مانتی تھیں؟ کسی نہ کسی کا کیریکٹر اس میں آگیا ہو گا۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کہنا نہیں مانتا۔ بچوں کو ان کی نفسیات کے مطابق treat کرنا چاہئے۔ ایک دفعہ اگر کہہ دیا کہ یہ کام نہیں کرنا اور وہ روتا ہے، چیختا ہے، دھاڑتا ہے، چیزیں ادھر اُدھر پھینکتا ہے۔ اس کے بعد آپ بات مان لیتی ہیں تو وہ کہہ دے گا کہ آپ سے بات منوانے کا طریقہ یہی ہے کہ دھاڑو اور شور مچاؤ اور اپنی بات منوالو۔ دو دفعہ آپ انکار کریں گی، نہیں مانیں گی تو ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کی ضد اگر پوری کریں گی تو اور ضدی ہوتا جائے گا جس کو پھر آپ hyper کہہ دیتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بھی نہ ہو کہ کچھ نہیں دینا۔ اگر وہ کوئی چیز مانگ رہا ہے اور اس سے کسی کا اور اس کا اپنا کوئی نقصان نہیں ہے اور نہ آپ کا نقصان ہے تو دے دینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ بچوں کو ماں باپ انکار کر کے بھی ضدی بنا لیتے ہیں یا ہر بار ضد سے منوانے کے بعد بناتے ہیں۔ اس لئے پہلے بچوں کی نفسیات پڑھیں اور اس کے مطابق بچوں کو treat کیا کریں۔

بارہ بج کر پچیس منٹ پر یہ کلاس ختم ہوئی۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۱۲ جولائی ۲۰۱۳)

(باقی آئندہ)

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا برسوں کا کام دنوں میں ہو رہا ہے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۵۶)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of SUITS & SHERWANI

House No. 1164, Gali Samosaan

Farash Khana Delhi- 110006

Tanveer Akhtar 08010090714,

Rahmat Eilahi 09990492230

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

❁... وینکوور سے کیلگری کے لئے روانگی۔ ❁... کیلگری ایئرپورٹ پر حکومتی سرکردہ حکام کی طرف سے استقبال۔ ❁... مسجد بیت النور کیلگری میں ورود مسعود اور احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔ ❁... مختلف ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات۔ ❁... دفاتر کا معائنہ۔ ❁... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ ❁... تقریب آمین۔ ❁... خطبہ جمعہ۔ ❁... اجتماعی بیعت کی تقریب۔

❁... اسلام ہرگز دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کا اسلام سے تعلق نہیں ہے۔ ❁... ہم مذہبی جماعت ہیں۔ ہمارا کام اسلام کی سچی تعلیمات کو آگے پہنچانا ہے اور یہ کام ہم مسلسل کر رہے ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل امن کے قیام کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔ ❁... ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اگر آج کی جنریشن نہیں تو آئندہ آنے والی نسل انشاء اللہ العزیز اس کو قبول کرے گی۔

(کینیڈا کے نیشنل ٹی وی CBC کی نمائندہ کو حضور انور کا انٹرویو)

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

قسط: سوم

(رپورٹ مرتبہ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

22 مئی بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح چار بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد بیت الرحمن کے لئے روانگی ہوئی۔ ساڑھے چار بجے حضور انور نے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ان رپورٹس اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ہدایات سے نوازا۔

وینکوور سے کیلگری کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق وینکوور سے کیلگری کے لئے روانگی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیڑھ بجے مسجد بیت الرحمن میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت سے فرمایا۔ باہر آجائیں۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف مرد احباب کھڑے تھے اور دوسرے حصہ میں کچھ فاصلے پر خواتین تھیں۔ احباب جماعت اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے نعرے بلند کر رہے تھے۔ بڑے جوش اور ولولہ سے نعرے لگائے جا رہے تھے۔ دوسری طرف بچیاں الوداعی دعائیہ نظمیں اور گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے اپنے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور ازراہ شفقت بچیوں کے پاس بھی کھڑے رہے۔ اس دوران بچیاں کورس کی صورت میں گیت پڑھتی رہیں۔ یہ الوداعی لحات تھے اور بہتوں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی اور پھر یہاں سے رہائشگاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

تین بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ اب یہاں سے ایئرپورٹ کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ دعا سے قبل حفاظت خاص کی ڈیوٹی دینے والے خدام اور قافلہ کی گاڑیاں ڈرائیو کرنے والے خدام نے دو گروپس کی صورت میں اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوا۔ پولیس کی گاڑی قافلہ کو Escort کر رہی تھی اور راستہ کلیئر کر رہی تھی۔ ایک پولیس کی گاڑی قافلہ کے پیچھے تھی۔ ایئرپورٹ پر بھی حضور انور کی گاڑی پارک کرنے کے لئے ایک جگہ مخصوص کی گئی تھی جہاں ایئرپورٹ پولیس پہلے سے ہی ڈیوٹی پر موجود تھی۔

چار بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ جہاں ایئرپورٹ سٹاف آفیسر نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ ایئرپورٹ کے اندر سپیشل لاؤنج میں لے آئے۔ حضور انور کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔

ایئر کینیڈا (Air Canada) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور قافلہ کے ممبران کے لئے جو سپیشل بورڈنگ کارڈ جاری کئے اس میں بورڈنگ کارڈ کے دائیں طرف منارۃ المسیح کی تصویر ہے اور اس کے نیچے Ahmadiyya Muslim Jamaat Canada لکھا ہے۔ پھر اس کے نیچے Welcome to Canada Huzoor! لکھا ہوا ہے۔ بورڈنگ کارڈ کے نیچے لمبائی کے رخ میں Hazrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V (aa) لکھا ہوا ہے۔

جہاز پر سوار ہونے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مخصوص گیٹ پر تشریف لے آئے۔ بعض احمدی فیملیز بھی اسی جہاز میں کیلگری تک سفر کر رہی تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان فیملیز سے گفتگو فرمائی۔

چار بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ ایئر کینیڈا کی پرواز AC222 اپنے وقت پر پانچ بجے سہ پہر وینکوور سے کیلگری (Calgary) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی۔

وینکوور سے کیلگری تک اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کے علاوہ مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا، نائب امیر صاحب کینیڈا، نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب کینیڈا مکرم اسلم داؤد صاحب، نیشنل صدر صاحب خدام الاحمدیہ کینیڈا، ڈاکٹر تنویر احمد صاحب جو ڈیوٹی پر متعین تھے اور دیگر چند عہدیداران اور خدام کو سفر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے علاوہ اعجاز احمد خان صاحب فوٹوگرافر اور بشیر احمد ناصر صاحب فوٹوگرافر جماعت کینیڈا بھی ساتھ تھے۔

کیلگری میں آمد

قریباً ایک گھنٹہ پچیس منٹ کی پرواز کے بعد کیلگری کے مقامی وقت کے مطابق سات بجکر پچیس منٹ پر جہاز کیلگری کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ (کیلگری کا وقت وینکوور سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

جہاز کے دروازہ پر ایئرپورٹ سٹاف آفیسرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ چند قدم چلنے کے بعد آگے ایک گیلری میں لوکل امیر صاحب کیلگری مکرم مجید احمد طارق صاحب، مربی سلسلہ کیلگری مکرم ناصر محمود بٹ صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

اس کے علاوہ درج ذیل حکومتی سرکردہ حکام نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

Hon. Manmeet Bhullar ممبر پارلیمنٹ وسروس منسٹر صوبہ البرٹا (Alberta)۔ Mr. Moe Emery ممبر پارلیمنٹ البرٹا (Alberta)۔ Hon. Rick McLver ممبر پارلیمنٹ منسٹر آف ٹرانسپورٹ البرٹا۔ Mr. Ray Jones ڈپٹی میئر۔ Mr. Darshan Kang ممبر پارلیمنٹ البرٹا (Alberta)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور ان افراد سے گفتگو فرمائی۔

یہ احباب ایئرپورٹ سے باہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔

مسجد بیت النور میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

سات بج کر چالیس منٹ پر ایئرپورٹ سے مسجد بیت النور کیلگری کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیاں قافلہ کو Escort کر رہی تھیں۔ قافلہ کے آگے، پیچھے دائیں بائیں پولیس کی متعدد گاڑیاں چل رہی تھیں اور ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کرتی تھیں اور جہاں ٹریفک روکنی ہوتی روک دیتی تھیں۔ مین روڈ سے Join کرنے والی مختلف سڑکیں قافلہ کے گزرنے سے قبل ہی بلاک کر دیتی تھیں تاکہ سڑک خالی رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پولیس کے اسکواڈ نے بہت اعلیٰ درجے کا پروٹوکول دیا۔

آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت النور کیلگری میں تشریف آوری ہوئی۔ ریجنل امیر مکرم سلمان خالد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا اور ہزاروں کی تعداد میں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں کیلگری جماعت کے علاوہ کینیڈا کی جماعتوں وینکوور، ایڈمنٹن، سسکاٹون، مانٹریال، ٹورانٹو، آٹوا (Ottawa)، Winnipeg اور ملک کے دوسرے مختلف حصوں سے آنے والے احباب کے علاوہ امریکہ کی مختلف جماعتوں سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی مسجد بیت النور کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی ساری فضا نعرہ ہائے تکبیر، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، غلام احمد کی جے، احمدیت زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس زندہ باد کے پُرجوش والہانہ نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے نیچے اتر آئے۔ دو بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

موسم کی مناسبت سے مسجد کے بیرونی احاطہ میں وسیع و عریض مارکی لگائی گئی تھی۔ ایک مارکی میں مرد حضرات موجود تھے جو مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور دوسری مارکی میں

خواتین موجود تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے مردانہ مارکی میں تشریف لے گئے۔ وہاں احباب جماعت کا ایک ہجوم تھا۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور! اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کی آوازیں بلند ہورہی تھیں۔ بچے گروپ کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کررہے تھے۔ حضور انور اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے سب کے درمیان سے گزرتے ہوئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں ہزار سے زائد خواتین نے بڑے بھرپور انداز میں پُر جوش نعرے بلند کئے۔ بچیوں کے مختلف گروپس خوبصورت لباس پہنے ہوئے استقبالیہ نغمے پڑھ رہے تھے۔ خواتین اور بچیاں اپنے ہاتھ بلند کرکے حضور انور کو السلام علیکم کہتیں۔ ہر طرف سے اس قدر السلام علیکم حضور! کی آوازیں آرہی تھیں کہ ایک شور برپا تھا۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے سب کے پاس سے گزر رہے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور جماعت کے اس سینٹر کے اندر تشریف لے گئے۔

اس کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے یہاں کیلگری میں قیام کے دوران حضور انور کی رہائش اسی گیسٹ ہاؤس میں ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنے اس رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

حضور کے استقبال کے لئے ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

ایئر پورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کرنے والوں میں سے درج ذیل تین مہمان حضور انور سے ملاقات کے لئے مسجد بیت النور پہنچے تھے۔

1۔ Hon. Manmeet Bhullar ممبر پارلیمنٹ اور سروس منسٹر البرٹا۔

2۔ Mr. Moe Emery ممبر پارلیمنٹ البرٹا (Alberta)۔

3۔ Hon. Rick McIver ممبر پارلیمنٹ اور منسٹر آف ٹرانسپورٹ البرٹا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے آٹھ بجے اپنی رہائشگاہ سے دفتر تشریف لائے جہاں یہ تینوں مہمان حضور انور کی آمد کے منتظر تھے ان مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ایک بار پھر ان مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ وہ حضور انور کی آمد پر ایئر پورٹ پر آئے تھے۔ ان مہمانوں کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

منسٹر آف ٹرانسپورٹ صوبہ البرٹا (Alberta) سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ سڑکوں کی تعمیر میں نیشنل، مرکزی حکومت بھی مدد کرتی ہے یا صوبائی لیول پر ہی سارے اخراجات برداشت کئے جاتے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ ہائی وے کی تعمیر کے لئے مرکزی حکومت مدد دیتی ہے۔ باقی جو چھوٹے قصبات اور گاؤں میں سڑکیں تعمیر کی جارہی ہیں، ہم ہر جگہ سڑکیں بنارہے ہیں۔ ان کے بجٹ صوبائی طور پر بھی بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں فاصلے بہت زیادہ ہیں۔ ہزارہا میل کی موٹر وے ہیں۔ ایک طرف موسم اور آب و ہوا اور ہے تو دوسری اس کے بالکل مختلف ہے۔ ایک طرف موسم گرم ہے تو دوسری طرف موسم ٹھنڈا ہے تو اس لحاظ سے سڑکوں کی Maintenance کرنا مشکل ہوتا ہوگا۔

ایک مہمان نے حضور انور کی واپسی کے پروگرام کے بارہ میں دریافت کیا جس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سے سوموار 27 مئی کو واپسی ہے۔

ایک مہمان کے سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ کچھ سالوں سے یوکے میں زیادہ وقت نہیں گزار رہا۔ مختلف ممالک میں جاتا رہا ہوں اور سفر پر جارہا ہوں۔

مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور نے فرمایا کہ جو مساجد باقاعدہ تعمیر کی گئی ہیں ان کی یہاں تعداد تین ہے۔ اب سسکاٹون، بریمپٹن اور ریجائنا میں مساجد بنی ہیں۔ لوگ یہاں مساجد تعمیر کرنے کے لئے تیار ہیں اب انتظامیہ پر ہے کہ وہ کب ان کی تعمیر کے پروگرام بناتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہماری مساجد اور سینٹر میں مختلف کمیونٹی پروگرام ہوتے ہیں، مختلف فورم ہوتے ہیں۔ بین المذاہب کانفرنسز، پیس کانفرنسز ہوتی ہیں۔ ملٹی نیشن فورم ہوتے ہیں۔ ہماری مساجد مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے کھلی ہیں۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے اور یہی سچا اسلام ہے۔

حضور انور نے فرمایا آج لندن میں جو واقعہ ہوا ہے آرمی کے ایک سپاہی کو مار دیا ہے۔ مارنے کے بعد قاتل اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتا رہا۔ جو اسلام کے نام پر اس طرح قتل کرتے ہیں اور دہشتگردی کرتے ہیں وہ ہرگز مسلمان نہیں ہیں۔ اسلام ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو امن و سلامتی کا مذہب ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کیلگری میں یہاں کی جماعت بھی اور دوسرے مختلف علاقوں سے لوگ مجھے ملنے کے لئے آئیں گے۔ وینکوور میں بھی مسجد کے افتتاح کے موقع پر کافی لوگ آئے تھے۔ جو لوگ وہاں آئے تھے ان میں سے بہت سے یہاں بھی آئیں گے۔

امن کے قیام کے حوالہ سے حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا یہاں کینیڈا کی حکومت امن کے قیام کے لئے کوشش کررہی ہے لیکن دوسری طاقتوں سے رابطہ اور تعلق کے نتیجہ میں یہ کوشش متاثر ہورہی ہے۔ اب سیریا میں کیا ہورہا ہے۔ حکومت بھی اور باغی بھی دونوں ظلم میں برابر کے شریک ہیں۔ اب بات ہورہی ہے کہ امن کے قیام کے لئے وہاں مغربی ممالک کی فوج UN کے تحت بھجوائی جائے۔ میں اس بارہ میں مختلف فورم پر پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ مغربی ممالک کی فوج نہیں بلکہ سیریا کے ہمسایہ عرب ممالک کی فوج وہاں جانی چاہئے اور وہ امن کے قیام کی کوشش کرے۔ کیونکہ قرآن کریم کی، اسلام کی یہی تعلیم ہے کہ تم اگر کسی ملک میں فساد دیکھو اور یہ دیکھو کہ وہاں عوام کے حقوق نہیں دیئے جارہے، ان پر ظلم ہورہا ہے تو پھر جو ہمسایہ مسلمان ممالک ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ مل کر ظالم کے ہاتھ ظلم سے روکیں اور مظلوم کو اس کا حق دلوائیں۔ پس اگر UN کے تحت امن فوج بھجوانی ہے تو وہ ہمسایہ مسلمان ممالک کی فوج ہونی چاہئے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ Mr. Moe Emery نے عرض کیا کہ ہمارا یقین ہے کہ مغربی دنیا سیریا کے معاملہ کو کنٹرول کرسکتی ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ایک طرف تو باغیوں کو بھی اسلحہ دیتے ہیں اور حکومت کو بھی اسلحہ ملتا ہے تو پھر کس طرح کنٹرول ہوگا۔ کس طرح امن قائم ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا میں مغربی ملکوں کو کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں، سمجھا چکا ہوں کہ اگر انصاف کرنا ہے تو پھر حقیقت میں انصاف کرو، عدل سے کام لو۔

حضور انور نے فرمایا ان عرب ممالک کی حکومتوں کا یہ حال تھا کہ باپ مرتا ہے تو بیٹا اس کی جگہ آجاتا ہے تو یہ ڈیموکریسی نہیں ہے، جمہوریت نہیں ہے۔ لیکن مغربی ممالک جب تک ان کے مفادات وابستہ تھے، ڈیموکریسی کے نام پر ان حکومتوں کی مدد کرتے رہے اور اب جب مفادات نہیں رہے تو عوام کو حکومتوں کے مقابل کھڑا کرکے یہ حال کردیا ہے۔

اب لیبیا کو ہی دیکھیں وہاں قذافی کو ماردیا ہے۔ وہاں پہلے ایک نام کی، ایک آدمی کی حکومت تھی لیکن اب کیا ہے؟ مختلف علاقوں میں مختلف قبائل کی حکومت ہے اور امن وہاں کا مزید خراب ہوا ہے۔ مصر میں کیا ہوا ہے۔ جو بھی ظلم ہوا ہے مذہب کے نام پر ہوا ہے۔ ڈیموکریسی کے نام پر ہوا ہے اور اب تک ہورہا ہے۔

اب افغانستان کو دیکھ لیں۔ نام نہاد جمہوری حکومت ہے اور امریکہ اس کو سپورٹ کرتا ہے۔ اس حکومت نے خواتین کے لئے قانون پاس کیا لیکن ان کو کوئی حق نہ دیا۔ اب جو حکومت اپنے عوام کو ان کے حقوق نہ دے سکے تو وہ جمہوری حکومت کس طرح ہوگئی اور آپ جمہوریت کے نام پر ان کی مدد کرتے ہیں جبکہ وہ اپنے عوام کے حقوق ادا نہیں کررہے۔

اس ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان تینوں حکام کو کتاب World Crisis and the Pathway to Peace عطا فرمائی۔

سروس منسٹر اور ممبر پارلیمنٹ صوبہ البرٹا آنریبل Manmeet Bhullar نے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور اس کتاب پر اپنے دستخط فرمادیں۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت ان تینوں مہمانوں کو دی جانے والی کتب پر اپنے دستخط فرمائے۔

ان مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات کا یہ پروگرام نو بج کر دس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر ان مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر سے باہر تشریف لے آئے۔ جہاں مختلف جماعتی عہدیداران اور احباب جماعت کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت احباب سے گفتگو فرمائی۔ بعض احباب نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔

دفاتر کا معائنہ

اس کے بعد حضور انور نے مختلف دفاتر کا وزٹ فرمایا۔ حضور انور مجلس خدام الاحمدیہ کیلگری کے دفتر میں بھی تشریف لائے اور یہاں کچھ دیر کے لئے رونق افروز رہے۔ امیر صاحب کینیڈا اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا بھی ساتھ تھے۔

نوجوانوں کے جامعہ احمدیہ کینیڈا میں جانے کے حوالہ سے بات ہوئی کہ یہاں داخلہ لینے والوں کی تعداد کم ہورہی ہے تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یوکے میں بچوں کی ایک ہفتہ کی تعلیمی و تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ کی طرف سے جامعہ احمدیہ کی عمارت میں ہی لگائی گئی۔ ایک ہفتہ صبح و شام وہیں رہے۔ ان کی تربیت بھی ہوئی اور دینی تعلیم بھی دی گئی اور جامعہ احمدیہ سے مانوس ہوئے۔ جامعہ کا تعارف بھی کروایا گیا تو جب یہ واپس گئے ہیں تو ان کی سوچ بدل چکی تھی۔ پہلے جامعہ میں داخلہ کے لئے چند ایک درخواستیں آتی تھیں۔ اب اس کلاس کے بعد چالیس درخواستیں آگئی ہیں تو یہ فرق پڑا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے بتایا کہ حضور انور نے قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی کا جو بروشر بنانے کا ارشاد فرمایا تھا وہ ہم نے بنالیا ہے۔ چنانچہ صدر صاحب نے یہ بروشر حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا خدام الاحمدیہ یوکے نے بھی بنایا ہے۔ آپ نے سائز میں قدرے بڑا بنایا ہے۔

دفتر میں بعض نوجوان خادم بھی موجود تھے۔ ایک خادم نے عرض کیا کہ اس کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینے کا پروگرام ہے۔ اس خادم نے اپنے بالوں کو Gel لگائی ہوئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا جو تم نے Gel لگائی ہوئی ہے اس سے ایک تو بال جھڑتے ہیں اور دوسرے فیشن کا احساس ہوتا ہے۔ تم نے جامعہ میں جانا ہے تو پھر فیشن کا احساس کم کرو اور ایسی چیزوں سے پرہیز کرو۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے MTA سٹوڈیو، کنٹرول روم اور سٹور وغیرہ کا معائنہ فرمایا اور MTA کے کارکنان سے گفتگو فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد بیت النور تشریف لے آئے۔ نماز کے وقت میں ابھی چند منٹ باقی تھے۔ حضور انور محراب میں تشریف فرما ہوئے۔ سامنے پہلی صف چھوڑ کر دوسری صف میں مکرم پروفیسر محمد اسلم صابر صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اسلم صابر صاحب سے ان کا حال دریافت فرمایا۔ محمد اسلم صابر صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں عربی زبان کے پروفیسر رہے ہیں اور جماعت کے پرانے بے لوث خدمت گزاروں میں سے ہیں۔ مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں ہونے والے ایک دھماکہ میں موصوف کی ایک آنکھ بھی ضائع ہوگئی تھی۔ یہاں جامعہ احمدیہ کینیڈا میں پڑھاتے بھی رہے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت موصوف سے گفتگو فرمائی اور فرمایا کہ آپ وینکوور میں بھی مسجد کے افتتاح کے موقع پر آئے تھے۔ جس پر انہوں نے عرض کیا کہ جی حاضر ہوا تھا۔

ایک اور دوست مکرم مبارک احمد سیف صاحب بھی ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا حال بھی دریافت فرمایا۔ موصوف تعلیم الاسلام کالج میں تعلیم کے دوران حضور انور سے غالباً ایک سال آگے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کیلگری کا تعارف

کینیڈا کے صوبہ البرٹا (Alberta) میں کیلگری کا یہ شہر دو دریاؤں Bow River اور Elbow River کے سنگم پر 1870ء سے آباد ہے۔ اس شہر کے ایک طرف سرسبز و شاداب میدان ہیں تو دوسری طرف راکی کوہسار (Rocky Mountains) کی چوٹیاں بہت خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہیں جو برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔

کیلگری (Calgary) زمانہ قدیم میں فرانس کے علاقہ میں آباد ایک قدیم قوم گالز کی زبان کے لفظ Gallic Word

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

سے ہے جس کے معنے صاف بہنے والے پانی یعنی (Clear Running Water) کے ہیں۔ آج سے کئی صدیاں قبل جب یورپین اقوام اس علاقہ میں پہنچیں تو راکی سلسلہ کوہ کے اس سرے پر گھڑ سوار پولیس کا ایک دستہ حفاظت کی غرض سے متعین کیا گیا۔ انہوں نے اپنی چوکی ایک پہاڑی چشمہ کے کنارے قائم کی اور انہوں نے اپنی اس چوکی کو کیلگری (Calgary) کا نام دیا جو اس درجہ مشہور ہوا کہ بعد میں جب ملحقہ میدانی علاقہ میں موجودہ شہر آباد ہوا تو اسے بھی کیلگری کے نام سے ہی پکارا جانے لگا۔

جماعت کا قیام

کیلگری میں جماعت کا باقاعدہ قیام 1977ء میں ہوا اور 1978ء میں جماعت نے بطور جماعتی سنٹر ایک چھوٹا سا مکان خریدا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت نے غیر معمولی ترقی کی۔ ابتدائی سال میں یہاں کیلگری کی جماعت کا سالانہ بجٹ صرف پانچصد ڈالر تھا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے یہاں سال 2008ء میں پندرہ ملین ڈالرز کی لاگت سے ایک خوبصورت وسیع وعریض مسجد اور ایک کمپلیکس تعمیر کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے 2005ء کے دورہ کینیڈا کے دوران 18 جون 2005ء کو کیلگری کی اس پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور 4 جولائی بروز جمعۃ المبارک 2008ء کو اپنے دورہ کیلگری کے دوران اس مسجد کا افتتاح فرمایا تھا۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ جہاں یہ مسجد اور جماعت کا سینٹر تعمیر ہوا ہے چار ایکڑ ہے اور یہ قطعہ زمین کیلگری شہر کے نارتھ ایسٹ علاقہ میں ہے۔ اس کمپلیکس کی تعمیر کا مجموعی رقبہ 48 ہزار مربع فٹ ہے۔ اس میں مسجد بیت النور کے مین ہال کے علاوہ مسجد کے دونوں اطراف لابی (Lobby) ہے۔ ایک طرف مردوں کے لئے اور دوسری طرف خواتین کے لئے یہ لابی ہے۔ اس کے علاوہ 7200 مربع فٹ کے رقبہ پر ملٹی پرپز ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ 1790 مربع فٹ پر ڈائننگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ ایک بہت بڑے کچن اور سٹور کی سہولیات موجود ہیں۔ اس کمپلیکس کی دونوں منازل پر بڑی تعداد میں دفاتر موجود ہیں۔ ریجنل امیر، لوکل امیر، جماعتوں کے صدران، ان کی عاملہ اور ذیلی تنظیموں کے دفاتر موجود ہیں اور جدید سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ واقفین نو بچوں اور بچیوں کے لئے اور دیگر خدام، اطفال اور ناصرات کے لئے علیحدہ علیحدہ کلاس روم بنائے گئے ہیں۔ جہاں ان کے لئے تعلیمی وتربیتی کلاسز کا انعقاد ہوتا ہے۔ اسی کمپلیکس کے ایک احاطہ میں گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔

اس کمپلیکس میں داخل ہونے کے لئے مختلف اطراف سے راستے ہیں۔ جگہ جگہ پینے کے پانی کی سہولت مہیا کی گئی ہے اور MTA کے لئے بڑے سائز کی سکرینیں بھی جگہ جگہ لگی ہوئی ہیں۔ انسان جہاں بھی چاہے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے MTA دیکھ سکتا ہے۔

یہ مسجد اور یہ کمپلیکس جدید طرز پر تعمیر کیا گیا ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے کیلگری شہر میں یہ منفرد اہمیت کی حامل عمارت ہے جس کا روشن مینار اور گنبد بہت دور سے نظر آتے ہیں اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

23 مئی بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور دیگر مختلف دفتری امور میں مصروفیت رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دو بجے مسجد بیت النور میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 60 فیملیز کے 215 افراد اور دس احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب کا تعلق کیلگری جماعت کے مختلف حلقہ جات سے تھا۔

ان ملاقات کرنے والوں میں بڑی تعداد ان فیملیز کی تھی جو پہلی مرتبہ اپنے آقا سے مل رہی تھیں۔ ان سب ملاقات کرنے والوں کے چہرے خوشی ومسرت سے معمور تھے۔ یہ سب لوگ آج بے حد خوش تھے اور پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے ملنے کی سعادت پا رہے تھے۔ جب حضور انور کے قرب میں چند گھڑیاں گزار کر دعاؤں کے خزانے لئے باہر نکلتے تو اپنی آنکھوں میں آنسو لئے ہوئے ایک دوسرے سے اپنی خوش نصیبی کا اظہار کرتے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل 38 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم عادل چوہدری، حسیب زبان، حسن وڑائچ، احمد اعوان، رائے محمد نعمان، روشن ارشد، ثاقب محمود، اعتصام عاصم، Irtaz احمد، حامد محمود، سلمان اسماعیل، فراز احمد، عبداللہ ناصر، حماد احمد، عزیزہ سبیکہ احمد، شافیعہ ورود، جاذبہ ورود، خلت بشریٰ، زوہا احمد، Miral سہیل، ہالہ اقبال، Azka زینب، کاشفہ عمران، عروسہ صالح، ملائکہ ملک، ماریہ خواجہ، ماہرہ احمد، شمائلہ اکرم باجوہ، Zayna Nuha باجوہ، رواحہ محمود، تنزیلہ، ایمن نواز، حسبانہ محمود، فائزہ عامر، Mahnoor سید، امۃ الشافی اقبال، علیشانہ ناصر، دانیہ احمد۔

تقریب آمین کے بعد نو بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نصرت الٰہی کی ہوائیں

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کیلگری (Calgary) جماعت کا یہ تیسرا دورہ ہے۔ احباب جماعت کیلگری اپنی اس خوش بختی اور سعادت پر بہت خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نماز فجر، ظہر وعصر اور مغرب وعشاء پر حاضری بہت خوشکن ہے اور لوگ دور دور سے سفر کرکے نمازوں کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

کیلگری کی مسجد بیت النور رات کو بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔ مسجد کی بیرونی دیوار پر ایک ترتیب کے ساتھ لکھی ہوئی اللہ تعالیٰ کی صفات رات رنگ برنگی روشنیوں میں چمکتی ہوئی بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہیں اور دور سے نظر آتی اور پڑھی جاتی ہیں۔ مسجد کے احاطہ کے اردگرد درخت بھی بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے مزیّن ہیں اور مسجد کی خوبصورتی کو دوبالا کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کیلگری آمد پر حکومتی انتظامیہ کی طرف سے غیر معمولی تعاون پر خیر سگالی کا مظاہرہ ہے۔ مسجد کے سامنے والے پارک کے کار پارک میں بھی جماعت کے احباب کو گاڑیاں کھڑی کرنے کی اجازت دی گئی ہے اور ایک دوسرے قریبی پارک میں بھی ایک کمپنی نے گاڑیاں پارک کرنے کی سہولت مہیا کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کی ہوائیں ہر سُو چل رہی ہیں۔ یہ دن بڑے ہی مبارک اور برکتوں والے دن ہیں۔

24 مئی بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مسجد بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ میں کیلگری جماعت کے تمام حلقوں کے علاوہ کینیڈا کی دوسری جماعتوں ٹورانٹو، مانٹریال، سسکاٹون، ہملٹن، بریمپٹن، ایڈمنٹن، آٹوا، وینکوور اور بعض دوسری جماعتوں سے ہزارہا کلومیٹر کے لمبے سفر طے کرکے احباب اور فیملیز بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ اسی طرح امریکہ کی مختلف جماعتوں سے بھی احباب اور فیملیز ہزاروں میل کا سفر طے کرکے جمعہ میں شمولیت کے لئے پہنچیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ براہ راست ساری دنیا میں Live نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت النور تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ نور کی آیات 52 تا 57 کی تلاوت فرمائی اور ان آیات کا ترجمہ بیان کرنے کے بعد فرمایا:

مئی کے مہینہ میں جماعت احمدیہ کے لئے ایک خاص دن ہے۔ یعنی 27 مئی کا دن جو یومِ خلافت کے طور پر جماعت میں منایا جاتا ہے۔ اسی حوالے سے میں نے اپنا مضمون رکھا ہے گو ابھی تین دن باقی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

26 مئی 1908ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے ایک دل ہلا دینے والا دن تھا۔ بہت سوں کے ایمانوں کو لرزا دینے والا دن تھا۔ بعض طبیعتوں کو بے چین کر دینے والا دن تھا۔ دشمن کے لئے افرادِ جماعت کے دلوں کو اور جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا دن تھا۔ تاریخ احمدیت میں دشمنانِ احمدیت کی ایسی ایسی حرکات ہیں کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کوئی انسان اس حد تک بھی گر سکتا ہے۔ جیسی حرکتیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے وقت کیں۔ کجا یہ کہ مسلمان کہلا کر اور اپنے آپ کو رحمت للعالمین کی طرف منسوب کرکے پھر ایسی حرکات کی جائیں۔ لیکن بہرحال ہر ایک اپنی فطرت کے مطابق اُس کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی بھی اپنی قدرت چلتی ہے۔ اُس کے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ 27 مئی کا دن جماعت احمدیہ کے لئے تسکین اور امن کا پیغام بن کر آیا۔ خدا تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے کے پورا ہونے کی خوشخبری لے کر آیا اور دشمن کو اُس کی آگ میں جلانے والا بن کر آیا۔ اُس کی خوشیوں کو پامال کرنے کا دن بن کر آیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ظہور اور خدائی نصرت وتائید کا نہایت ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم گزشتہ ایک سو پانچ سال سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جماعت پر مختلف دور آئے لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی ترقی کی منزل پر نہایت تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ایک ملک میں دشمن ظلم وبربریت سے سختیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے، ظلم وبربریت کرتا ہے تو دوسرے ملک میں اللہ تعالیٰ کامیابی کے حیرت انگیز راستے کھول دیتا ہے اور یہی نہیں بلکہ جس ملک میں تنگیاں پیدا کی جاتی ہیں، وہاں بھی افرادِ جماعت کے ایمانوں کو مضبوط فرماتا چلا جاتا ہے اور پھر جب میں اپنی ذات میں دیکھتا ہوں کہ میری تمام تر کمزوریوں کے باوجود کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی کی شاہراہوں پر دوڑاتا چلا جا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان میں اور ترقی ہوتی ہے۔ اور

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
محمد صالح زید
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین مزید کامل ہوتا ہے کہ یقیناً خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہے جو جماعت کو آگے سے آگے لے جاتا چلا جا رہا ہے اور جس کو بھی خدا تعالیٰ خلیفہ بنائے گا، قطع نظر اس کے کہ اُس کی حالت کیا ہے اپنی تائیدات سے اُسے نوازتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلافتِ خامسہ کے قائم ہونے کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اپنی اس فعلی شہادت کا بھی اظہار فرما دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور آپ کے غلامِ صادق کی یہ بات کہ خلافت اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دور میں دائمی ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور آئندہ بھی یہ نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر ۸ اگست ۲۰۱۳ء کے شمارہ ۳۲ میں شائع ہو چکا ہے۔)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اجتماعی بیعت کی تقریب

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد اجتماعی بیعت کی تقریب منعقد ہوئی۔ بیعت کی یہ تقریب MTA پر Live نشر ہوئی۔

آج پانچ اقوام یوکرینین، رومانین، کینیڈین، افغانی اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے بارہ افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔ ان میں چھ مرد احباب تھے جنہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر اپنا ہاتھ رکھا۔ باقی جو خواتین تھیں وہ لجنہ کے حصہ میں بیٹھیں۔ اس طرح نماز جمعہ میں شامل ہونے والے دو ہزار آٹھ صد سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین نے اس اجتماعی بیعت میں شمولیت کی سعادت پائی۔

بیعت کی یہ تقریب تین بج کر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

کینیڈا کے نیشنل ٹی وی CBC کی نمائندہ کو انٹرویو

کینیڈا کے نیشنل ٹی وی CBC کی نمائندہ جرنلسٹ Carolyn Dunn حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے اپنے TV Crew کے ساتھ مسجد بیت النور پہنچی ہوئی تھیں اور حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔

کینیڈا کا یہ CBC ٹی وی اسی طرح ہے جس طرح برطانیہ میں BBC ٹی وی ہے۔

جرنلسٹ Carolyn Dunn جو انٹرویو لینے کے لئے آئی ہوئی تھیں وہ CBC ٹی وی کے کیلگری آفس میں نیشنل Correspondent ہیں اور قبل ازیں Benghazi لیبیا اور Kandahar (قندھار) افغانستان سے اپنے TV کے لئے رپورٹنگ کر چکی ہیں۔

انٹرویو کے آغاز سے قبل موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے آج ہمیں وقت دیا ہے۔ حضور انور نے بھی موصوفہ کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اپنے سٹاف کے ساتھ یہاں آئی ہیں۔

❁... اس کے بعد جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ کینیڈا میں آفس آف ریلیجس فریڈم کا آغاز آپ کی ایک مسجد میں ہوا۔ آپ اس کو کیسے دیکھتے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حکومت نے ہم سے درخواست کی تھی کہ وہ ہمارے نئے تعمیر ہونے والے ہال میں آکر اپنے آفس آف ریلیجس فریڈم کا افتتاح کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ احمدیوں کی دنیا کے مختلف ممالک میں مخالفت کی جاتی ہے اس لئے حکومت کا خیال تھا کہ احمدیہ مسجد سے اس آفس کا افتتاح ہو۔ ہم نے اسے خوشی سے قبول کیا۔ ہم حکومت سے کچھ نہیں چاہتے، کچھ نہیں مانگتے۔

❁... جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ واقعی مظالم کا شکار ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ 1974ء میں بھٹو حکومت نے پارلیمنٹ کے ذریعہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ دنیا کی تاریخ میں کسی بھی پولیٹیکل گورنمنٹ کے تحت یہ پہلا واقعہ تھا کہ کسی کے مذہب کے بارے میں فیصلہ کیا گیا۔ اور فیصلہ یہ کیا گیا کہ احمدی for the purpose of law and constitution مسلمان نہیں ہیں۔ پھر 1984ء میں ضیاء الحق نے احمدیوں کے خلاف مزید سخت قوانین بنائے۔ جماعت کے خلاف اس سابقہ قانون کو مزید سخت کیا کہ ہم مسلمانوں جیسا نام نہیں رکھ سکتے۔ مسلمانوں کی طرح کوئی عمل نہیں کر سکتے، اذان نہیں دے سکتے، اپنی مساجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح اور بہت سی پابندیاں لگائیں۔ ان وجوہات کی بنا پر مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی کیونکہ پاکستان میں رہ کر وہ اپنے فرائضِ منصبی بجا نہیں لاسکتے تھے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکتے تھے، اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی اپنے پیروکاروں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی کام کر سکتے تھے۔

❁... جرنلسٹ نے ایک سوال کیا کہ آپ کس طرح باقی مسلمانوں سے مختلف ہیں؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ جب اسلام کی سچی تعلیمات بھلا دی جائیں گی۔ مسلمان نام کے ہوں گے، عملی طور پر نہ ہوں گے۔ تو اس وقت امام مہدی آئیں گے جو امام مہدی بھی ہوں گے اور مسیح موعود بھی ہوں گے۔ آپ مسلمانوں کے لئے بھی بطور ریفارمر کے ہوں گے اور دوسرے مذاہب کے لئے بھی ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم یقین رکھتے ہیں کہ جس کے آنے کی پیشگوئی تھی وہ آچکا ہے۔ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب آف قادیان نے 1889ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ آپؑ نے یہ اعلان کیا کہ آپؑ مسیح بھی ہیں اور مہدی بھی ہیں اور غیر تشریعی نبی ہیں۔

دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ تشریعی نبی نہیں آسکتا۔ نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا۔ لیکن غیر تشریعی نبی آسکتا ہے۔ پس یہ بڑا فرق ہے جو ہم میں اور دوسروں میں ہے۔ لیکن اس اختلاف کے باوجود ہر سال لاکھوں مسلمان احمدی ہو رہے ہیں اور اسلام کی سچی تعلیمات کو قبول کر کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔

❁... اس کے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کا goal صرف مسلمانوں کو احمدی کرنا ہے یا باقی دنیا کو بھی؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا goal یہ ہے کہ تمام مسلمانوں کو احمدیت یعنی سچے اسلام کے تحت لائیں اور اسی طرح ہمارا goal یہ ہے کہ تبلیغ کریں اور ہر آدمی کو، ہر مذہب کو اسلام کا سچا اور پر امن پیغام پہنچائیں، چاہے وہ قبول کرے یا نہ کرے۔ پس ہم یہ پیغام پہنچا رہے ہیں اور اس کے نتیجہ میں لاکھوں مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی ہم میں شامل ہو رہے ہیں۔

❁... جرنلسٹ نے کہا کہ آپ نے ایک پیشگوئی کا ذکر فرمایا جس کے مطابق مسلمان صرف نام کے ہی رہ جائیں گے اور ان کے اعمال مسلمانوں والے نہ ہوں گے۔ کیا اس وقت یہی سب کچھ ہو رہا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ امن پھیلاؤ، سلامتی پھیلاؤ۔ قرآنِ کریم کہتا ہے کہ جو لیڈر ہیں، جو حاکم ہیں وہ اپنی عوام کی دیکھ بھال کریں، ان کے حقوق ادا کریں۔ غرباء کے جو حقوق ہیں، وہ ان کو دیے جائیں۔ اب دیکھیں کیا تمام مسلمان ممالک میں ایسا ہو رہا ہے کہ لوگوں کو ان کے حقوق دیے جا رہے ہوں۔ ان کے ساتھ انصاف اور عدل کیا جا رہا ہو۔ ملائشیا، انڈونیشیا، سیریا، مصر وغیرہ ان ممالک کا دعویٰ ہے کہ مسلمان ہیں لیکن ان کے عمل اسلامی تعلیم سے مطابقت نہیں رکھتے۔ یہ لوگ سچی اور حقیقی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اسی لئے ان ممالک میں بدامنی ہے اور سیریا اور مصر میں تو لوگ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

❁... جرنلسٹ نے کہا کہ کینیڈا میں لوگ جب ٹویٹر (Twitter) اور سوشل میڈیا وغیرہ پر خبریں پڑھتے ہیں تو فی الحقیقت ساری خبریں اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہوتی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق نائیجیریا میں خانہ جنگی سے لے کر بوسٹن میراتھن پر حملہ، Via ٹرین کو تباہ کرنے کی دھمکی اور یوکے میں ہونے والے فوجی کے دہشتناک قتل تک سب کچھ آپ کے مذہب (اسلام) کے نام پر ہو رہا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسی لئے تو میں کہہ رہا ہوں کہ اس زمانے میں ایک ریفارمر نے آنا تھا اور وہ دو ہی مقاصد لے کر آیا تھا کہ بندے کو اپنے پیدا کرنے والے خدا سے ملائے، انسان اپنے خدا کو پہچانے اور دوسرا یہ کہ انسان خدا کی مخلوق کے حقوق ادا کرے۔ ہر آدمی دوسرے آدمی سے محبت سے پیش آئے اور اس کا حق ادا کرے۔ پس لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور دوسروں کے حقوق ادا کریں۔

پس جو بھی دہشت گردی کے واقعات ہو رہے ہیں، یہ ان لوگوں کی طرف سے ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اسلام کی سچی تعلیم پر عمل کرنے والے نہیں ہیں۔ پس دہشتگردی کے ان واقعات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

❁... ٹی وی نمائندہ نے ایک سوال یہ کیا کہ 2013ء میں آج کے جدید دور میں ان فسادات کو روکنے کیلئے کیا کیا جاسکتا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں اپنے ایڈریسز میں مسلسل مختلف ممالک کے لیڈروں کو امن کے قیام کی طرف توجہ دلا رہا ہوں، ان کو اسلام کی امن و سلامتی کی تعلیم بتا رہا ہوں اور یہ بھی بتا رہا ہوں کہ اسلام دہشتگردی کے خلاف ہے۔ اسلام ہرگز دہشتگردی کی تعلیم نہیں دیتا۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کا اسلام سے تعلق نہیں ہے۔ تو یہ کام تو ہم مسلسل کر رہے ہیں۔

❁... ایک سوال یہ کیا گیا کہ کیا آپ کا صرف تبلیغ کرنا کافی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں، جتنا کر سکتے ہیں کر رہے ہیں۔

❁... جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ سیکیورٹی ایجنسیز کہہ رہی ہیں کہ وہ اپنی حکمتِ عملی میں تبدیلی لا رہے ہیں اور مستقبل کے متعلق جائزے لے رہے ہیں کہ اصل میں کون لوگ ہمارے لئے خطرہ ہیں اور کون لوگ یہ حملے کرتے ہیں؟ آپ کے خیال میں کیا مسلمانوں کو بھی گرد و پیش کا ماحول دیکھ کر اپنی حکمتِ عملی تبدیل کرنی چاہئے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کچھ مسلم گروپس ہیں جو اسلام کی تعلیم کے خلاف کر رہے ہیں۔ یہ انتہا پسند گروپس ہیں اور ان کے اس عمل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اب برطانیہ میں ایک سپاہی کا قتل ہوا ہے۔ مسلم کونسل نے بڑی قوت کے ساتھ اس کی مذمت کی ہے اور اس کو غیر اسلامی عمل قرار دیا ہے۔ انہوں نے اچھا کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مسلم کونسل میں اب بھی ایسے لوگ ہوں گے جو ایسا کرنے کے حق میں ہوں گے۔ یہ جو کچھ بھی ہوا ہے اسلام کے نام پر ظلم کیا جا رہا ہے۔

❁... جرنلسٹ نے ایک سوال یہ کیا کہ کیا آپ کے خیال میں مسلمانوں بشمول جماعت احمدیہ کو پہلے کی نسبت زیادہ شدت کے ساتھ اس ظلم کے خلاف آواز اُٹھانی چاہئے؟ اور ایسے مسائل کو حل کرنے میں مسلمانوں کا بھی کردار ہونا چاہئے؟

❁... اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم تو دنیا کے ہر حصہ میں کر رہے ہیں اور بڑی مضبوطی کے ساتھ مسلسل کر رہے ہیں اور اس کا عملی اظہار بھی ہماری طرف سے ہو رہا ہے۔ امریکہ میں ہم

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-1652 2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

نے Muslim for Life کے نام سے ایک کمپین چلائی تھی اور دس ہزار یونٹ بلڈ بیگ اکٹھے کئے اور حکومت کو دیے۔ اب اس سال ہم پچیس ہزار بلڈ بیگ اکٹھے کریں گے۔ یہ ہماری ایک بہت بڑی کوشش ہے۔ امریکہ میں لوگ اسے جانتے ہیں۔ اب یوکے میں بھی جماعت کو لوگ اچھے کاموں کی وجہ سے جانتے ہیں۔ ہم چیریٹز کی مدد کرتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں نے اپنی میراتھن واک کے ذریعہ تین لاکھ پاؤنڈ جمع کئے۔ لندن کا میئر بھی آیا تھا۔ انہوں نے بھی ہماری کوششوں کو سراہا۔ ہم یہ رقم اکٹھی کر کے مختلف چیریٹیز میں تقسیم کرتے ہیں اور اس طرح چیریٹیز کی مدد کرتے ہیں۔

❁ ... جرنلسٹ کے اس سوال کا کہ جو آپ کر رہے ہیں اچھا ہے، لیکن کیا آپ کے نزدیک مسئلہ کا حل یہی ہے، جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری کوئی پاور نہیں ہے، ہم مذہبی جماعت ہیں۔ ہمارا کام اسلام کی سچی تعلیمات کو آگے پہنچانا ہے اور یہ کام ہم مسلسل کر رہے ہیں۔ میں نے عالمی طاقتوں کو، بڑے ممالک کو کہا ہے کہ آپ ایسے پروگرام بنا سکتے ہیں اور ایسے اقدام اٹھا سکتے ہیں جس سے دنیا میں امن قائم ہو۔ ہم تو خود مظلوم ہیں۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے لیکن اس کے باوجود ہم مسلسل امن کے قیام کے لئے کوششیں کر رہے ہیں۔

❁ ... پھر جرنلسٹ کے اس سوال پر کہ اس پر مضبوط ہاتھ ڈالنے کی طاقت کس کے پاس ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کہ یہ کوئی مذہبی معاملہ نہیں ہے، سیاسی معاملہ ہے۔ جو طاقت ہے وہ بڑی طاقتوں کے پاس ہے۔ یہ گروہ طاقت چاہتے ہیں۔ ان کے اپنے اپنے مفادات ہیں جن کے حصول کے لئے یہ لڑ رہے ہیں۔

❁ ... پھر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اگر یہ سیاسی مسئلہ ہے تو پھر نوجوان مسلمانوں کا شدت پسندی کی طرف کیوں اس قدر رجحان ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف نوجوان ہی نہیں ہر طبقے سے ایسا ہو رہا ہے۔ اب جو افغانستان میں ہو رہا ہے، غلط ہے۔ جو سیریا میں ہو رہا ہے، خواہ حکومت کی طرف سے ہو رہا ہے یا باغیوں کی طرف سے ہے، غلط ہے۔ مغربی حکومتیں وہاں جا رہی ہیں، یہ بھی غلط ہے۔ اب اسرائیل کے وزیرِ اعظم کی طرف سے کہا گیا ہے کہ UN فورسز وہاں جائیں۔ انہوں نے کہا میں کہتا ہوں کہ فورسز وہاں جائیں لیکن ہمسایہ عرب ممالک کی فورسز وہاں جائیں، دوسرے ممالک کی نہ جائیں اور یہ اسلامی تعلیم کے عین مطابق ہے۔

❁ ... پھر جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس شدت پسندی کو ختم کرنے کیلئے مساجد میں اور عام گھروں میں کیا کردار ادا کیا جانا چاہئے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں اپنی مساجد کا بتا سکتا ہوں۔ ہماری مساجد سے تو امن کا پیغام ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ ہم ہر جگہ امن کی اور اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں۔ گھانا میں ہمارے ایک احمدی منسٹر تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک میٹنگ میں کرائم کے بارے میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ مجرموں میں مسلمانوں کی شرح زیادہ ہے، کریمنل (criminal) لوگ زیادہ ہیں۔ اس پر ہمارے احمدی منسٹر نے کہا کہ آپ سارا data اکٹھا کر کے میٹنگ میں پیش کریں، آپ کو ان جرائم پیشہ افراد میں ایک بھی احمدی نہیں ملے گا۔ کچھ دنوں کے بعد data لایا گیا تو ان میں ایک بھی احمدی نہ تھا۔ تو یہ وہ سوسائٹی ہے جو ہم دنیا میں بنا رہے ہیں۔ اس وقت لاکھوں، کروڑوں احمدی دنیا میں ہیں لیکن آپ دیکھیں گے کہ کوئی بھی ان میں سے ایسے واقعات میں ملوث نہیں ہے۔ اگر کوئی ایک آدھ ایسا ہوتا ہے تو ہم ایکشن لیتے ہیں اور اس کو جماعت کے نظام سے باہر نکال دیتے ہیں۔

❁ ... جرنلسٹ نے کہا کہ آپ کی کوششوں کا مجھے علم ہے اور مَیں سمجھ سکتی ہوں کہ آپ کے پاس امن کا پیغام ہے۔ لیکن ہر مسلمان کے پاس یہ پیغام نہیں ہے۔ آپ کے خیال میں شدت پسندی اور انتقام کے پیغام کے مقابلہ میں آپ کا امن کا پیغام کافی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جرنلسٹ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ بار بار بدل بدل کر ایک ہی سوال کر رہی ہیں لیکن میرا ابھی وہی جواب ہو گا جو پہلے تھا۔ ہم اپنے محدود وسائل کے مطابق پوری کوشش کر رہے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم ریفارم کریں۔ ہم ہمت نہیں ہاریں گے۔ پیغام پہنچاتے رہیں گے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا تھا تو آپ علیہ السلام اکیلے تھے۔ صرف ایک آدمی تھا، جب آپ نے وفات پائی تو ماننے والوں کی تعداد نصف ملین تھی۔ اب جماعت کے قیام پر 125 سال ہو چکے ہیں۔ اب ہم ملینز میں ہیں، کروڑوں میں ہیں۔ اس طرح ہم تبدیلی پیدا کر رہے ہیں۔ آج ہم کہہ سکتے ہیں کہ کروڑوں مسلمان ایسے ہیں جو دہشتگردی کے واقعات کو condemn کرتے ہیں۔ ہم مسلسل اپنا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اگر آج کی جنریشن نہیں تو آئندہ آنے والی نسل انشاء اللہ العزیز اس کو قبول کرلے گی۔

❁ ... جرنلسٹ نے آخری سوال یہ کیا کہ یہاں مسجد میں خطبہ میں آپ نے کیا پیغام دیا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا کہ میں یہاں اپنی کمیونٹی کے روحانی معیار میں ترقی، ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آیا ہوں کہ یہ زیادہ عاجزی، انکساری اختیار کریں۔ ایماندار ہوں، زیادہ وفادار ہوں، دوسروں کی زیادہ مدد کرنے والے ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے رب کو پہچانیں۔ یہ میرا پیغام ہے۔

یہ انٹرویو چار بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

(الفضل انٹرنیشنل ۲۳ اگست ۲۰۱۳)

ملکی رپورٹیں

جلسہ ''فضائلِ قرآن''

بتاریخ ۴؍اگست ۲۰۱۳ بروز اتوار مسجد الحمد مؤمن منزل سعید آباد، حیدرآباد

جماعت احمدیہ حیدرآباد کو ماہ رمضان المبارک میں جلسہ ''فضائل قرآن'' بڑے عظیم الشان پیمانے پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

پروگرام کا آغاز بعد نماز عصر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم حمید احمد غوری صاحب سیکریٹری تعلیم القرآن وقف عارضی حیدرآباد نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے احمدیت بعض اقتباسات بسلسلہ فضائل قرآن بیان کئے۔ بعدہ مکرم مولوی مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ نے اپنی تقریر میں حضرت المصلح الموعودؓ کے خطبہ جمعہ سے چند اقتباسات پیش کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمات قرآن اور اللہ تعالیٰ کے آپ کے ساتھ کئے گئے وعدے اور خلفائے احمدیت کی خدمات قرآن پر بھر پور روشنی ڈالی۔ اور پھر مکرم و محترم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے اپنے صدارتی خطاب کیا۔ صدارتی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ بہت ہی کامیاب رہا۔ اس جلسہ میں مرد وزن کی جملہ حاضری تقریباً 750 تھی۔ الحمدللہ۔ جملہ احباب و خواتین کی افطار اور طعام سے تواضع بھی کی گئی۔

(سید ابوالحسن سلیم سیکریٹری اصلاح وارشاد، حیدرآباد)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کلکتہ: مورخہ ۱۲؍مئی کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد احمدیہ بانسرہ میں زیر صدارت مکرم محمد علی صاحب زونل امیر ڈائمنڈ ہاربر زون منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد افتتاحی تقریر مکرم شیخ روشن علی صاحب صدر جماعت احمدیہ بانسرہ نے کی۔ اس کے بعد پانچ تقاریر آپؐ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر ہوئیں۔ اس کے بعد دو بچیوں نے خوش الحانی سے ترانہ پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

مورخہ 25.5.13 ڈائمنڈ ہاربر سرکل میں اجتماع انصاراللہ برائے کلکتہ زون ہوا اس اجتماع میں ۱۲۵ افراد نے شرکت کی۔ اجتماع میں ۲۲ جماعتوں کے احباب نے شرکت کی ۔ (شیخ روشن علی ناظم انصاراللہ)

فری ہومیو پیتھک کیمپ

نرگاؤں: ۲۷؍جون ۲۰۱۳ مجلس انصاراللہ کے تحت مفت ہومیو پیتھک کیمپ لگایا گیا جس میں تقریباً پانچ صد سے زائد لوگوں کا علاج کیا گیا کیمپ کی رپورٹ اخبار سماج، پرجاتنتر، سمے میں بھی شائع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔ (میر سبحان علی، معلم وقف جدید نرگاؤں)

جلسہ یوم خلافت

یاری پورہ: ۰۷ جون ۲۰۱۳ بروز سوموار بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ یاری پورہ میں جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم میر عبدالرشید صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ یاری پورہ منعقد ہوا یہ خصوصی اجلاس مرکزی ہدایات کے تحت خلافت خامسہ کے دس سال پورے ہونے پر منعقد ہوا تھا۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ صدر اجلاس نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ اس کے بعد ایک نظم ہوئی۔ اجلاس کی پہلی تقریر مکرم پروفیسر محمود احمد ٹاک صاحب نے کی دوسری تقریر خاکسار اعجاز احمد لون نے کی۔ صدارتی خطاب و دُعا کے بعد یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح سرکل کوٹا اور نمانہ میں بھی جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔

(اعجاز احمد لون سیکرٹری اصلاح وارشاد)

جلسہ یوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بھوا: ۲۱ مارچ ۲۰۱۳ جلسہ یوم مسیح موعود زیر صدارت مکرم ظہیر احمد خادم ناظر دعوۃ الی اللہ منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مقصود احمد بھٹی صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (سید قیام الدین برق، مبلغ سلسلہ)

Contact For: MARBEL, TILE FITTING, GRANIDE POLISHING & ALL KINDS OF PAINTING

ماربل فٹنگ، ٹائل فٹنگ، گرینائیڈ کی رگڑائی، بلڈنگ پینٹ وغیرہ کیلئے محمد شیر علی سے رابطہ کریں۔
Please contact for quality construction works
Mohammad Sheir Ali : +91 9815108023, +91 9646197386
MOHALLA AHMADIYYA, QADIAN-143516 DT. GURDASPUR, PUNJAB (INDIA)

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

پندرہ روزہ تربیتی کیمپ نومبائعین

قادیان میں ۵ جون تا ۱۹ جون پندرہ روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا اس کیمپ میں ۲۱۳ طلباء و طالبات شامل ہوئے۔ طلباء کی رہائش کا انتظام جامعۃ المبشرین قادیان اور طالبات کی رہائش اور کلاسز کا انتظام نصرت گرلز سکول میں کیا گیا۔ اس کیمپ میں مختلف شعبہ جات مثلاً رہائش گاہ، فراہمی بستر و برتن، تیاری طعام، تقسیم طعام، خدمت خلق، صفائی، آب رسانی، بجلی، پانی، جنریٹر، نگرانی طالبات، تیاری کلاسز کے تحت خدام انصار بزرگان و اطفال کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ تعلیم و تربیت کا نصاب اور تعلیمی پروگرام شائع کیا گیا اور طلباء کو پڑھانے کیلئے علماء کرام کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ الحمد للہ سبھی افراد نے اپنی اپنی ڈیوٹیاں بڑی عمدگی سے ادا کیں۔

اس کیمپ کا رسمی افتتاح محترم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم تنویر احمد صاحب خادم نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے کیمپ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے طلباء کو نصائح کیں۔ محترم صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے یہاں اپنا وقت بالکل ضائع نہیں کرنا اور پورا فائدہ اٹھانا ہے اور ہر طالب علم کم از کم ضرور سیکھ کر جائے۔

کلاسز میں نماز سادہ و باترجمہ قرآنی دعائیں، تاریخ اسلام اور احمدیت، سیرت آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام، فقہی مسائل، بدرسومات کے خلاف جہاد، خلفاء راشدین اور خلفاء احمدیت کا تعارف سے طلبا کو روشناس کرایا گیا۔ مورخہ ۱۸ جون صبح ساڑھے آٹھ بجے طلبا کا تحریری و زبانی امتحان لیا گیا۔ اس کیمپ میں روزانہ بعد نماز عشاء ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوتا۔ جس میں مختلف تربیتی موضوعات پر علماء کرام نے روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر طلبا و طالبات کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ جس میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ کیمپ میں شامل ہونے والے طلبا کو مقامات مقدسہ کی زیارت اور تعارف کرایا گیا۔ مورخہ ۱۹ جون بعد نماز مغرب و عشاء محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی قادیان کی زیر صدارت اختتامی تقریب عمل میں آئی۔ جس میں محترم صدر اجلاس نے طلباء کو اہم نصائح سے نوازا اور کیمپ کے کامیاب ہونے پر خوشی کا اظہار فرمایا۔ دُعا کے ساتھ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔

(سید مبشر احمد عادل۔ نگران تعلیمی و تربیتی امور تربیتی کیمپ نومبائعین)

عید الفطر

سرکل پٹیالہ پنجاب میں درج ذیل جماعتوں میں باقاعدگی کے ساتھ درس القرآن و درس الحدیث، اور نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے بعد شایان شان عید الفطر منائی گئی۔ نماز عید کے بعد لوکل جماعتوں کی طرف سے شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ سرہند، بحرام پور، مالا حیڑی، جاگو، شمس پور، کھتہ، جھنڈیاں، بڑوا، ریلی ماجرا، کالی خورد، روڑکی ہیراں، کانسل، مسری۔ (عطاء الاول سرکل انچارج پٹیالہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی بہن فصانہ بیگم مورخہ ۱۳ اگست ۲۰۱۳ کو سانپ کے ڈسنے سے وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارا گھرانہ سن ۲۰۰۹ میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ میری بہن بہت عزم و ہمت والی تھی۔ دوسروں کے دُکھ تکلیف کو اپنا دُکھ سمجھتی تھیں۔ خیرات میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ میری بہن کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین سال کا بچہ یادگار چھوڑا ہے۔ اس صدمے کو برداشت کرنے اور روشن

مستقبل کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (میر سبحان علی معلم ارشاد وقف جدید زنگاؤں)

اعلانِ دُعا

❁ خاکسار کی بھانجی امۃ السبیح ماریا کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی دعاؤں کے طفیل 10+2 میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی ملی ہے۔ میرٹ کے باعث میڈیکل یونیورسٹی گلبرگہ میں ایم بی بی ایس میں فری سیٹ ملی ہے۔ الحمد للہ۔ جبکہ اس سیٹ کے حصول کیلئے قریباً پچاس لاکھ روپے فیس ہوتی ہے۔ عزیزہ کی اعلیٰ نمبرات سے نمایاں کامیابی کیلئے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ عزیزہ مکرم محمد خواجہ حسین سوداگر مرحوم دیورگی کی بیٹی اور مکرم عبد الکریم نور صاحب کی نواسی ہے۔ (فہیم احمد نور۔ صدر جماعت دیورگ ضلعی امیر رائچور)

❁ خاکسار کے والدین بڑے بھائی و دیگر مرحومین خاندان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے نیز اپنی اور بیوی بچوں و جملہ بہن بھائیوں کی صحت و سلامتی درازی عمر دینی و دنیاوی ترقیات۔ اموال و نفوس میں خیر و برکت اور روشن مستقبل کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اسی طرح خاکسار کے بڑے بیٹے قمر احمد کو نرینہ اولاد عطا ہونے خاکسار کی ہمشیرہ نسبتی مکرمہ حلیمہ صاحبہ ٹیومر کے مرض میں مبتلا ہیں علاج جاری ہے۔ جلد کامل شفایابی، صحت و سلامتی، درازی عمر کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر نصیر احمد قمر قادیان)

اعلان برائے تصحیح:

مکرم جناب محمد یوسف خاں صاحب مقیم سرینگر کشمیر تحریر کرتے ہیں کہ ان کے دادا محترم کا اسم گرامی (حضرت) غلام رسول خان صاحب (رضی اللہ عنہ) تھا۔ لہٰذا جہاں کہیں یہ نام درست شائع نہیں ہوا وہاں اس نام کی درستی کر لی جائے۔ حضرت غلام رسول خان صاحب رضی اللہ عنہ موضع مالکو شوپیاں کے رہنے والے تھے۔ ابتدائی صحابی اور پرجوش مبلغ تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کیلئے اپنے وطن سے قادیان تشریف لائے تھے اور دستی بیعت سے مشرف ہوئے تھے۔ ۱۹۳۵ء میں آپ کی وفات ہوئی اور آبائی وطن مالکو میں ہی تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرماتا چلا جائے۔ اور ان کی اولاد و احفاد کو بھی اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

(محمد حمید کوثر۔ صدر شعبہ تدوین تاریخ احمدیت بھارت)

تربیتی کیمپ

بلار پور زون: بتاریخ ۲۰ مئی تا ۱۰ جون ۲۰۱۳ء احمدیہ مسلم مشن بلار پور (مہاراشٹر) میں بیس روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں سرکل کی جماعتوں کے علاوہ بلار پور شہر سے بھی افراد جماعت شامل ہوئے۔ تربیتی کیمپ میں شاملین کو نماز، قرآن مجید، احادیث نبوی ﷺ، تاریخ اسلام و احمدیت نیز سیرت الرسول ﷺ، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ امور سکھائے گئے۔ کیمپ کے آخری روز بچوں میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (انصار علی خان سرکل انچارج بلار پور)

عید ملن پارٹی

اڈیمان: بتاریخ ۱۲ راگست ۲۰۱۳ بعد نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد کے صحن میں جماعت احمدیہ اڈیمان کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد خاکسار نے احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کرایا۔ اس پروگرام میں مختلف اخبارات کے نمائندگان اور دیگر مذاہب کے معززین شامل ہوئے جن کے سوالات کے جوابات دیے گئے۔ اخبارات نے اس پروگرام کی خبریں کثیر تعداد میں شائع کیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (شیخ محمد ذکریا۔ مبلغ سلسلہ اڈیمان)

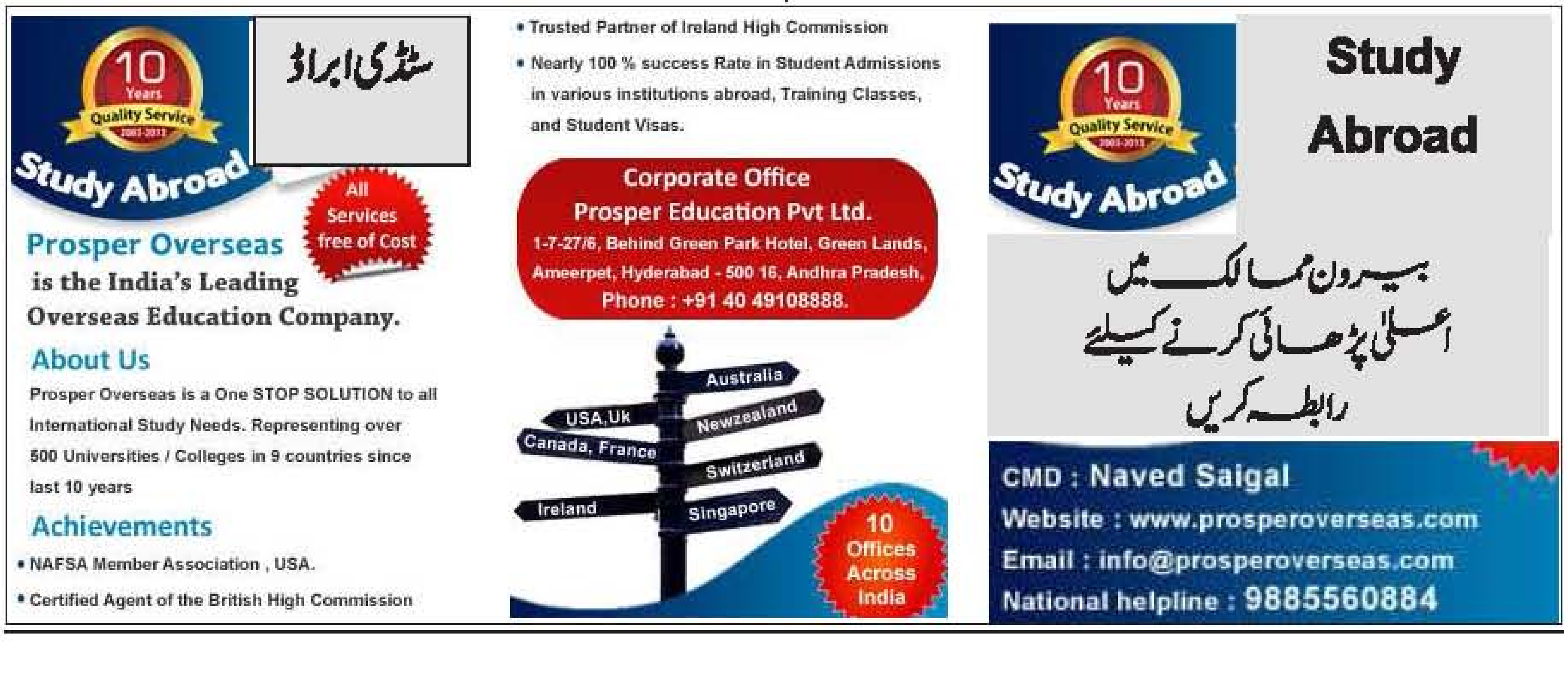

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 12 September 2013 IssueNo.37

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

۴۷ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالے سے مہمانانِ کرام اور میزبانوں کو نصائح

جلسے کے تینوں دن میں متفرق نیکیاں بجالائی جاتی ہیں، ان میں یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے کہ خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 اگست 2013 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے انشاء اللہ جلسہ سالانہ یو۔کے شروع ہو رہا ہے۔ جلسہ شروع ہونے سے بہت پہلے جلسے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ یو۔کے کا جلسہ سالانہ ایسا جلسہ ہے جہاں جلسے کے عارضی انتظامات کر کے چند دنوں کے لئے ایک عارضی شہر ہی بنا دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں جلسے ہوتے تھے تو وہاں بھی لنگر خانوں کا ایک مستقل انتظام تھا، کئی لنگر تھے۔ اسی طرح رہائش گاہیں بھی کافی حد تک مستقل ہو گئی تھیں۔ اسی طرح قادیان میں بھی اب بہت سے مستقل انتظامات ہو چکے ہیں۔ اسی طرح جرمنی میں بھی بہت سے مستقل انتظامات ہال وغیرہ میسر آنے کی وجہ سے موجود ہوتے ہیں۔

اسی طرح باقی دنیا کے جلسوں کے انتظامات کا حال ہے۔ لیکن برطانیہ کا جلسہ جو اب خلافت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے انٹرنیشنل جلسہ بن چکا ہے، اس کے گزشتہ سال تک تو الف سے لے کر ے تک تمام انتظامات عارضی انتظامات تھے۔ پہلے اسلام آباد میں جو جلسے ہوتے تھے تو وہاں کھانا پکانے کے لئے ایک مستقل انتظام تھا، لیکن حدیقۃ المہدی میں جب سے جلسے منتقل ہوئے ہیں، گزشتہ دو تین سالوں سے تو کھانا بھی یہاں عارضی لنگر میں پکتا تھا۔ اس وجہ سے بہت دقت محسوس ہو رہی تھی اس لئے یہاں کونسل کے ساتھ اس بات کی کوشش ہوتی رہی کہ ہمیں مستقل حدیقۃ المہدی میں کچن بنانے کی اجازت مل جائے۔ بہر حال کونسل نے اس سال مہربانی کی اور مستقل کچن کی اجازت وہاں مل گئی۔

اب لنگر کے لحاظ سے حدیقۃ المہدی کے جلسے کے انتظام میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ انتظام ہے کہ وہاں روٹی پکوائی کے لئے بھی اور کھانا پکانے کے لئے بھی مستقل انتظام ہو گیا۔ بہر حال ہم کونسل کے بھی شکر گزار ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کو بھی جزا دے جنہوں نے اس کی اجازت دے دی۔ لیکن ابھی بھی یہ انفرادیت اس جلسے کی قائم ہے کہ باقی دنیا کے جلسوں کی نسبت بہت سے عارضی انتظامات تقریباً تیس ہزار کی آبادی کو سنبھالنے کے لئے کرنے پڑتے ہیں۔

اس عارضی انتظام کا بہت سا انتظام اور بہت بڑا کام وقارِ عمل کے ذریعہ سے والنٹیئر کرتے ہیں، خدام کرتے ہیں، انصار کے اچھی صحت والے لوگ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی والنٹیئر ز بڑے ذوق وشوق سے اپنے کام کرتے ہیں۔ یہ روح کہ جماعت کی خاطر وقت دینا ہے، احمدی کا خاص نشان بن چکی ہے۔ ہر معاملے میں احمدی اپنی قربانیاں پیش کرتے ہیں۔ انجینئرز ایسوسی ایشن ہے تو وہ اپنے کام کر رہی ہے، ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن ہے تو وہ اپنے کام کر رہی ہے۔ دوسرے متفرق شعبہ ہیں تو اُن کے لوگ اپنے وقت دیتے ہیں۔ علاوہ جلسوں کے کاموں کے سارا سال یہ کام چل رہے ہوتے ہیں۔ تو ایک خاصہ ہے جماعت احمدیہ کا، کہ یہاں والنٹیئر کام بہت زیادہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر سالہا سال کی تربیت کی وجہ سے جلسے کے مہمانوں کی خدمت تو احمدی دنیا میں ایک احمدی کا طرّہ امتیاز ہے۔ بچے، جوان، بوڑھے، مرد، عورتیں، سب جلسے کے دنوں میں خدمت کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں۔ اور اپنے ذمہ جو بھی اُن کے مفوضہ فرائض ہیں، اُن کی بجا آوری میں بڑے سرگرمی سے کوشاں ہوتے ہیں اور ہونا چاہئے۔ کیونکہ جلسے کے مہمان تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ گویا یہ مہمان نوازی اعلیٰ خُلق بھی ہے اور دین بھی ہے۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مہمان نوازی کا معیار کیا تھا؟ تا کہ ہمارے معیار مزید اونچے اور بہتر ہوں۔ ایک دن آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی، آپ آرام فرما رہے تھے، ایک مہمان آ گئے۔ آپ کو پیغام بھیجا گیا تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا "میں نے سوچا مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے، اس لئے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔"

پس آج بھی یہی معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کے لئے ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ جس مہمان نوازی کا آج ہمیں موقع دیا جا رہا ہے، وہ نہ صرف مہمان ہیں بلکہ ایک دینی مقصد کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمان ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آتے ہیں۔ خلیفہ وقت سے ملنے اور اُس کی باتیں سننے کے شوق میں آتے ہیں۔ اب بیشک ایم۔ٹی۔اے نے دنیائے احمدیت کو بہت قریب کر دیا ہے، لیکن پھر بھی جلسے کے ماحول کا اپنا ایک علیحدہ اور الگ اثر ہے۔ پس ایسے مہمانوں کا ہم پر بہت حق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک اور موقع پر مہمانوں کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا۔

"دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں، ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو، بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ تم پر میرا فرمایا تم پر میرا حسنِ ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔

پس جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمان ہیں اور دینی غرض سے آئے ہیں، جن کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے تو پھر ہمیں ایک توجہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حسنِ ظن کا پاس اور خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور ہر مہمان کے لئے خدمت کا جذبہ ہمارے دل میں ہونا چاہئے۔ اور یہ دل میں ہمیشہ خیال رہنا چاہئے کہ مہمان کا حق ہوتا ہے۔ جہاں جہاں ہماری ڈیوٹیاں ہیں۔ ہم نے اس حق کے ادا کرنے کی کوشش کرنی ہے ، یہ ہر کارکن اور ہر ڈیوٹی دینے والے کے دل میں یہ ہونا چاہئے۔

ہم یہ کہنے کے قابل ہوں کہ اے خدا کے مسیح! اور اے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق! تیری ہر نصیحت پر ہم آج بھی عمل کرنے والے ہیں اور ایک احمدی سے یہی توقع کی جاتی ہے۔ ایک صدی سے زائد کے سفر نے ہمیں آپ کے حسنِ ظن سے غافل نہیں کر دیا۔ آج بھی ہمارے بچے، جوان، بوڑھے، مرد اور عورتیں اپنے فرائض کو نبھانے کے لئے حتی الوسع کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کرتے رہیں گے۔ پس یہ بہت اہم نصیحت ہے یہ صرف ہمارا زبانی عہد نہ ہو بلکہ عملی نمونہ ہو۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ مہمان نوازی بھی ایک حدیث کے مطابق مؤمن ہونے کی نشانی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتا ہے، وہ مہمان کی عزت و احترام کرے۔

گویا دوسرے لفظوں میں مہمان کی عزت و احترام نہ کرنے والا اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان میں کمزور ہے۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں بار بار مہمان نوازی کی طرف توجہ دلائی تو اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی وجہ سے، قرآنِ کریم کے حکم کی وجہ سے، اس لئے کہ ہم اپنے ایمانوں میں مضبوطی پیدا کریں۔

پھر ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کو بھی بڑی نیکی فرمایا ہے۔ پس جلسے کے یہ تین دن جو ہیں، اس میں متفرق نیکیاں بجالائی جاتی ہیں، ان کے علاوہ بھی یہ بہت بڑی نیکی ہے کہ خندہ پیشانی سے پیش آئیں۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا موقع عطا فرما کر اللہ تعالیٰ ہمارے لئے مخلصین میں شامل ہونے کے راستے کھول رہا ہے۔ اللہ کرے کہ تمام خدمتگار، تمام کارکنان اس فیض کو حاصل کرنے والے بنیں اور جلسے کے جو انتظامات ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ اُن میں بھی آسانیاں پیدا فرمائے۔

نمازِ جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ بھی پڑھاؤں گا غائب، جو ہمارے ایک شہید بھائی مکرم ظہور احمد صاحب کیانی کا ہے، جن کو اورنگی ٹاؤن کراچی میں 21/اگست کو شہید کر دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضور انور نے شہید مرحوم کے کوائف و اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے بچوں کو اپنی حفاظت میں رکھے، ان کی اہلیہ کو حفاظت میں رکھے، ان کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان